عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

اوّل

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۃ البشریٰ

کراچی - پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

(حصہ اوّل)

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں

مکتبۃ البشریٰ

للطباعۃ والنشر

مکتبۃ البشریٰ

کراچی۔ پاکستان

کتاب کا نام عربی کا معلم (حصہ اوّل)

مؤلف مولوی عبدالستار خاں

تعداد صفحات ۱۲۸

قیمت برائے قارئین -/۳۰

سن اشاعت : ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر +92-21-7740738

فیکس نمبر +92-21-4023113

ویب سائٹ www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ مکتبة البشرى، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبة الحرمين، اُردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶ اُردو بازار لاہور 7223210 -042-7124656

بك ليند، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی 5557926-051-5773341

دار الإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار پشاور 091-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلم حصۂ اوّل جدید

دیباچہ	۵
علمائے کرام کی تقریظیں	۹
اشارات وہدایات	۱۴
اصطلاحات	۱۶
الدَّرْسُ الْأَوَّلُ	
کلمہ کے اقسام	۱۹
کلمہ اور اُس کی قسمیں	۱۹
اِسم کی قسمیں	۲۰
اسم معرفہ کی قسمیں	۲۰
الدَّرْسُ الثَّانِي	
حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف	۲۲
ہمزۃ الوصل کا تلفظ	۲۲
حروفِ شمسیہ وقمریہ	۲۳
سلسلۂ الفاظ نمبر۱	۲۴
مشق نمبر۱	۲۴
سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو	۲۵
عربی میں ترجمہ کریں	۲۵
سوالات نمبر۱	۲۶
الدَّرْسُ الثَّالِثُ	
مرکبات	۲۸
مُرَكَّب تَوْصِيفِي	۲۸
سلسلۂ الفاظ نمبر۲	۲۹
مشق نمبر۲	۳۰
عربی میں ترجمہ کریں	۳۱
الدَّرْسُ الرَّابِعُ	
تذکیر وتانیث	۳۲

مؤنث کی قسمیں	۳۲
سلسلۂ الفاظ نمبر۳	۳۳
مشق نمبر۳	۳۴
عربی میں ترجمہ کریں	۳۵
الدَّرْسُ الْخَامِسُ	
وحدت وجمع	۳۶
جمع سالم اور مکسر	۳۷
سلسلۂ الفاظ نمبر۴	۳۸
مشق نمبر۴	۳۹
عربی میں ترجمہ کریں	۴۰
سوالات نمبر۲	۴۰
الدَّرْسُ السَّادِسُ	
اَلْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ	۴۲
سلسلۂ الفاظ نمبر۵	۴۵
ضَمَائِر مَرْفُوعَة مُنْفَصِلَة	۴۵
مشق نمبر۵	۴۶
عربی میں ترجمہ کریں	۴۸
الدَّرْسُ السَّابِعُ	
مُرَكَّب إِضَافِي	۴۹
سلسلۂ الفاظ نمبر۶	۵۱
چند حروف جارّہ	۵۱
مشق نمبر۶	۵۲
عربی میں ترجمہ کریں	۵۳
سوالات نمبر۳	۵۴
الدَّرْسُ الثَّامِنُ	
اوزانِ کلمات	۵۶

مشق نمبر ۷	۵۹
الدَّرْسُ التَّاسِعُ جمع مکسّر	۶۰
سلسلۂ الفاظ نمبر ۷	۶۳
مشق نمبر ۸	۶۳
جواب جمع میں دو	۶۵
عربی میں ترجمہ کریں	۶۶
سوالات نمبر ۴	۶۷
الدَّرْسُ العَاشِرُ اسم کی اعرابی حالتیں	۶۹
مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب	۶۹
سلسلۂ الفاظ نمبر ۸	۷۴
مشق نمبر ۹ (الف)	۷۴
مشق نمبر ۹ (ب)	۷۶
عربی میں ترجمہ کریں	۷۷
الدَّرْسُ الحَادِيْ عَشَر اَلْإِضَافَةُ (سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)	۷۸
ضمیر مجرور متصل	۷۹
سلسلۂ الفاظ نمبر ۹	۸۱
مشق نمبر ۱۰	۸۲
عربی میں ترجمہ کریں	۸۵
سوالات نمبر ۵	۸۶
الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَر اَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ	۸۸
سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱	۹۱
مشق نمبر ۱۱	۹۱
عربی میں ترجمہ کریں	۹۳
سوالات نمبر ۶	۹۳

الدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَر اَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ	۹۵
سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱	۹۷
مشق نمبر ۱۲ (الف)	۹۷
مشق نمبر ۱۲ (ب)	۹۸
مشق نمبر ۱۲ (ج)	۹۹
عربی میں ترجمہ کریں	۱۰۰
ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں	۱۰۱
سوالات نمبر ۷	۱۰۱
الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَر اَلْفِعْلُ	۱۰۳
اَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ	۱۰۴
سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲	۱۰۷
مشق ۱۳ (الف)	۱۰۸
مشق نمبر ۱۳ (ب)	۱۰۹
مشق نمبر ۱۳ (ج)	۱۱۰
عربی میں ترجمہ کریں	۱۱۱
الدَّرْسُ الخَامِسُ عَشَرَ اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ	۱۱۳
مضارع معروف کی گردان	۱۱۳
ضمائر منصوبہ متصلہ و منفصلہ	۱۱۵
سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳	۱۱۶
مشق نمبر ۱۴ (الف)	۱۱۷
مشق نمبر ۱۴ (ب)	۱۱۸
عربی میں ترجمہ کریں	۱۱۹
عربی میں ایک خط	۱۲۰
سوالات نمبر ۸	۱۲۱

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَنَا وجعلنا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَاَلْهَمَنَا فَهْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالتَّبْيِيْنِ. وَاَنْزَلَ لِهِدَايَتِنَا قُرْاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ. وَعَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

امابعد! کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالی کا آخری پیغام قرآنِ حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبین عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو ان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ طالب عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کر سکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے، یہ تو محض اُس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس

عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتیر شائقین عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے۔

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تا کہ ہائی اسکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لیے ایک معقول نصاب ہو جائے۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں، اسباق سب آجائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرأت کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائے گا جو اب تک زیرِ تالیف ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ.

اس حصہ میں صرف پندرہ سبق ہیں۔ مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے

ترکیب پہچاننے اور عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروّجہ صرف ونحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔

اس کتاب کے ہر حصّے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے مگر ہائی اسکولوں میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لیے چوتھی جماعت کے لیے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصّے بآسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہرحال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹیکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات جن کے اختیار میں کسی مدرسہ کی درس وتدریس وانتخاب کتبِ درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتمد جرائد ورسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیلِ عربی کے لیے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اُن سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخلِ نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔
جزاهُمُ اللّٰهُ عنّیْ خیرَ الجزاء.

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی آراء اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبینِ عربی کی ترغیب کا موجب ہو اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلبة
عبدالستار خان
بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳
محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علماءِ کرام، پروفیسرانِ عربی، معتمد جرائد
اور
شیدایانِ عربی کے تبصرے

۱۔ حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ:

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبین عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرۃ العلامہ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، اُستاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد:

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اُتارا۔

۳۔ حضرۃ العلامہ مولانا خواجہ عبدالحیؒ، سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی:

تجربہ کے طور پر طلباء کو پہلا حصّہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴۔ الاستاذ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، مدیر ترجمان القرآن لاہور:

لغت عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللّبیب مولانا مولوی محمد ناظم ندویؒ، استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ:

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لیے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت کو پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خان، ہندوستانی طلبہ اور معلّمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کردی...... ذاتی تجربہ سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی اسکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدّت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولانا عبدالقدیر صدیقی، استاذ جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد

اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولانا محمد عبدالواسع استاذ، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد:

مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبدالقادر، (ایم۔اے)، سابق پروفیسر الفنسٹن کالج، بمبئی:

کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرت الاستاذ مولانا غلام احمد، صدر مدرس مدرسۂ عربیہ جامع مسجد بمبئی:
ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ جناب غلام علی صاحب، وکیل ہائی کورٹ، بمبئی:
عربی گراموں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۱۔ نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن شروانی، سابق صدر الصدور حیدرآباد:
میں نے کتاب عربی کا معلّم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۲۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگان حیدرآباد:
عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب، یحییٰ پور، الہ آباد:
اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہے گی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث۔

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی بر مجیت ہائی اسکول سلطان پور لودی:
پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتاب ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے۔

آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولانا مولوی محمد صدیق کیرانوی:

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلام عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان، ہیڈ مولوی ہائی اسکول شہرایذور:

واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابل داد ہے۔

۱۷۔ اخبار زمیندار، لاہور:

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کرلیں، ہم پنجاب کی ٹیکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

۱۸۔ اخبار الجمعیۃ، دہلی:

”عربی کا معلّم“ واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارس عربیہ کے مہتمم اس کو داخل نصاب کرلیں۔

۱۹۔ رسالہ ادبی دنیا، دہلی:

جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لیے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جاچکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گذری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی

عبد الستار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار زمزم، لاہور:

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

اشارات

۱۔ مثال دیتے وقت لفظ ''مثلاً'' کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیے جائیں گے، اس طرح '':''

۲۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لیے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا، مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو۔

۴۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ہدایات

۱۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں۔

۳۔ انگریزی خوانوں کے لیے صرف و نحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائٹل کے

اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے، بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۴۔ بعض باتیں جلدی سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو۔ کسی سے حل کروالو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجیب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس:

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضیع مسائل پر حاوی ہوجائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب علم کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحومیر وغیرہ کتبِ درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کا تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہوجائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہوجائیں گے تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبار پڑھائیں۔ پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

اصطلاحات

۱۔ حَرَكَة: جیسے: زبر(َ) زیر(ِ) اور پیش(ُ) ان میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور اکٹھا تینوں کو "حَرَكَاتِ ثَلٰثَة" کہتے ہیں۔

۲۔ مُتَحَرِّك: حرکت والے حرف کو "مُتَحَرِّك" کہتے ہیں۔

۳۔ سُكُون. جزم(ْ) کو کہتے ہیں۔

۴۔ فتحة یا نصب: زبر (َ) کو کہتے ہیں۔

۵۔ كسرة یا جرّ: زیر(ِ) کو کہتے ہیں۔

۶۔ ضمّة یا رفع: پیش(ُ) کو کہتے ہیں۔

۷۔ تَنْوِيْن: دوزبر(ً)، دوزیر(ٍ)، دوپیش(ٌ) ان میں سے ہر ایک کو "تنوین" کہتے ہیں۔

۸۔ نُوْنُ التَّنْوِيْن: دوزبر، دوزیر یا دوپیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے "نون تنوین" کہتے ہیں جیسے: (اً—اَنْ) (اٍ—اِنْ) (اٌ—اُنْ).

۹۔ مَفْتُوح: وہ حرف جس پر زبر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ك)۔

۱۰۔ مَكْسُوْر: وہ حرف جس کے نیچے زیر ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ت)۔

۱۱۔ مَضْمُوْم: وہ حرف جس پر پیش ہو، جیسے: كَتِفٌ میں (ف)۔

١٢۔ساکِنْ یا مَجْزُوْم: وہ حرف جس پر جزم ہو، جیسے: وَرْدٌ میں (ر)۔
١٣۔مُشَدَّدْ: وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ میں دوسرا (میم)۔
١٤۔تعْرِیف: کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا۔
١٥۔تَنْکِیْر: کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔
١٦۔لامُ التَّعْرِیْف: "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے، جیسے: اَلْکِتَابُ میں "اَلْ"۔
١٧۔مُعرَّف باللّام: وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو، جیسے: اَلْکِتَابُ۔
١٨۔وحْدت: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو "واحد" یا "مفرد" کہیں گے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔
١٩۔تثْــنِــیَة: کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں، جیسے: رَجُلان (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو "مثنّٰی" یا "تثنیہ" کہتے ہیں۔
٢٠۔جــمع: کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں جیسے: رِجالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو "جمع" یا "مجموع" کہتے ہیں۔
٢١۔اسم جمع: وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مفرد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت)۔
٢٢۔تذکیر: کسی اسم کو مذکر بنانا یا کسی اسم کا مذکر ہونا۔
٢٣۔تانیث: کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا۔
٢٤۔حروف تهجّي: الف، با کے کل حروف کو حروفِ تہجی کہتے ہیں۔
٢٥۔حروف علّت: ا، و، ي، حروف علت ہیں۔

۲۶۔ حروف صحیح: حروف علت کے سوا بقیہ حروفِ تہجی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ ھمزۃ: ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروفِ تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرا وہ الف جو متحرک ہو، جیسے: (اَ ـ اِ ـ اُ) یا جزم والا ہو، جیسے: (رَاْسٌ میں الف) ہمزہ کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرک پر بعض اوقات حرفِ ہمزہ (ء) بھی لکھتے ہیں، جیسے: رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

۲۸۔ ھَمْزَۃُ الْوَصْل: کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے، جیسے: اَلْکِتَابُ کا ہمزہ وَرَقُ الْکِتَابِ میں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلّم حصّہ اوّل

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں:

تم نے اردو یا فارسی کی صرف ونحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

ا۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَة کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے: اِسْم، فِعْل اور حَرْف.

اِسْــم: یہ وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے، جیسے: رَجُلٌ (مرد)، حَـامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا)، طَيِّبٌ (اچھا)، هُوَ (وہ)، اَنَا (میں)۔

فِعْـل: یہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے، جیسے: ضَـرَبَ (اُس نے مارا)، ذَهَـبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔ (نوٹ: اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا، جیسے: ضَرْبٌ یعنی مارنا، اسم ہے)۔

حَــرْف: یہ وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: مِنْ (سے)، عَلٰى (پر)، فِيْ (میں)، اِلٰى (تک، طرف)، ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اِسم کی قسمیں:

۲۔ اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) نکرۃ (۲) معرفۃ۔

نَکِرَۃ: یہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے، جیسے: رجُلٌ (مرد)، اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رجلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَیِّبٌ (اچھا)، اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَیِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

مَعْرِفَۃ: یہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے، جیسے: زَیْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے)، مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام ہے)، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم معرفہ کی قسمیں:

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

۱۔ اسم علم، جیسے: زَیْدٌ، حامدٌ، وغیرہ۔

۲۔ اسم ضمیر، جیسے: ھُوَ (وہ)، اَنْتَ (تو)، اَنَا (میں)، وغیرہ۔

۳۔ اسم اشارہ، جیسے: ھٰذَا (یہ)، ذَاکَ (وہ)، وغیرہ۔

۴۔ اسم موصول، جیسے: اَلَّذِيْ (جو ایک مرد)، اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)۔

۵۔ وہ اسم جو منادیٰ ہو، جیسے: یارَجُلُ (اے مرد)، یَاوَلَدُ (اے لڑکے)۔

۶۔ وہ اسم جو مُعرَف باللّام ہو (یعنی جس پر الف لام داخل ہو)، جیسے: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا)، اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

۷۔ وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے:
كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، كِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب)، كِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ: ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

۱۔ اسم ذات: یہ وہ اسم ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو، جیسے:
اِنْسَانٌ (آدمی)، فَرَسٌ (گھوڑا)، حَجَرٌ (پتھر)۔

۲۔ اسم صفت: یہ وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے، جیسے: حَسَنٌ (خوبصورت)، قَبِيْحٌ (بدصورت)۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دو زبر، دو زیر یا دو پیش) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرفِ تنکیر[1] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ ''کوئی ایک'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد)، مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ: بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے، جیسے: مُحَمَّدٌ، عَمْرٌو، زَيْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرفِ تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ ''اَلْ'' عربی کا حرفِ تعریف[2] ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ ہے۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر ''اَلْ'' داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہیں۔

۴۔ معرف باللّام کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔

[1] جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔ [2] جیسے انگریزی میں The ہے۔

اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے "هَمْزَةُ الْوَصْل" (ا، و، ی) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا، جیسے: بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں "بَابُ اَلْبَيْتِ" پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ: لام تعریف سے پہلے حرف ساکن ہوتو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے، جیسے: عَنْ کو "عَنِ الْبَيْتِ" (گھر سے) اور مِنْ کو "مِنَ الْبَيْتِ" (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ معرف باللام کے ماقبل ہوتو نون تنوین کو کسرہ (ـِ) دے کر لام کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے، جیسے: زَيْدٌ (زَيْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَيْدُ نِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

تنبیہ: اِبْنٌ (لڑکا)، اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی ہمزۃ الوصل ہے، جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے، جیسے: هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے)، هٰذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے)، زَيْدُ نِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے)، حامِدُ نِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہوتو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو، جیسے: اَلْإِبْنُ کو اَلْإِبْنُ (اَلِبْنُ)، اَلْإِسْمُ کو اَلْإِسْمُ (اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگر چہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرف شمسی میں مُدغم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کے بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے، جیسے:

اَلشَّمْسُ (سورج)، اَلرَّجُلُ وغیرہ۔ حروف شمسیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ ان کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجملُ (اونٹ)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ: ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفظ کریں۔

اِنْسَانٌ آدمی	بَيْتٌ گھر	تَمْرٌ کھجور
ثَمَرٌ پھل	جَاهِلٌ جاہل، بے علم	حَسَنٌ اچھا، خوبصورت
خُبْزٌ روٹی	دَرْسٌ سبق	ذَنْبٌ گناہ
رَسُوْلٌ پیغمبر	زَكٰوةٌ زکوٰۃ	سَهْلٌ آسان
شَيْءٌ چیز	صَلٰوةٌ نماز	ضَوْءٌ روشنی، چمک
طَيِّبٌ اچھا، پاک	ظَالِمٌ ظلم کرنے والا	عَادِلٌ انصاف کرنے والا
غَفُوْرٌ بڑا بخشنے والا	فَاسِقٌ بدکار	قَبِيْحٌ بُرا، بدصورت
كَرِيْمٌ بزرگ، سخی	لَبَنٌ دودھ	مَاءٌ پانی
نَهَارٌ دن	وَلَدٌ لڑکا	هِرٌّ بلاّ
يَوْمٌ دن	وَ اور	اَوْ یا

مشق نمبر ۱

تنبیہ: بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت

نہ پڑھو، جیسے: اَلْبَیْتُ کو اَلْبَیْتْ، اَلزَّکٰوۃُ کو اَلزَّکٰوۃْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر، جیسے۔ خُبْزٌ وَلَبَنْ.

سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو

۱. اَلْبَیْتْ.	۲. اَلتَّمْرْ.	۳. اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃْ.
٤ خُبْزٌ وَلَبَنْ.	٥ صَالِحٌ اَوْفَاسِقْ.	٦. اَلْحَسَنُ اَوِالْقَبِیْحْ.
۷. اَلْمَاءُ وَالْخُبْزْ.	۸. اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنْ.	۹. جَاهِلٌ وَعَالِمْ.
۱۰. اَلْإِنْسَانُ وَالْفَرَسْ	۱۱ دَرْسٌ وكِتَابْ.	۱۲. اَلْعَادِلُ اَوِالظَّالِمْ.
۱۳ جَمَلٌ وَ فَرَسْ.		

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" یا "کچھ" نہ لگا ہو تو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

ا۔ کوئی ایک گھوڑا۔	۲۔ کوئی ایک آدمی۔
۳۔ ایک مرد اور ایک گھوڑا۔	۴۔ کچھ روٹی اور کچھ پانی۔
۵۔ ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر۔	۶۔ نماز اور عالم۔
۷۔ نیک یا بد۔ (اچھا یا برا)	۸۔ آدمی یا گھوڑا۔

۹۔ دودھ اور روٹی۔ ۱۰۔ ایک انسان اور ایک گھوڑا۔
۱۱۔ بدصورت اور خوبصورت۔ ۱۲۔ ایک بلاّ اور ایک لڑکا۔
۱۳۔ چاند اور سورج۔ ۱۴۔ اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

۱۔ کلمہ کی تعریف کرو۔
۲۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
۳۔ اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟
۴۔ زمانے کتنے ہیں؟
۵۔ الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:

هُوَ مِنْ ضَرَبَ يَذْهَبُ
بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ اِلٰى سَمْعٌ (سننا)

۶۔ اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
۷۔ اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
۸۔ ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:

زَيْدٌ مَكَّةُ بَلَدٌ رَجُلٌ
اَلطَّيِّبُ نَحْنُ (ہم) اَلْفَرَسُ حَسَنٌ
قَبِيْحٌ هٰذَا

۹۔ مذکورہ الفاظ میں کون کونسی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

۱۰۔ اَلْ کے "ا" کو کیا کہتے ہیں؟

۱۱۔ هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

۱۲۔ اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

۱۳۔ نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

۱۴۔ تنوین والا لفظ معرف باللّام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

۱۵۔ حروفِ قمریہ کون سے ہیں اور حروفِ شمسیہ کون سے؟

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکّبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلّق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو "مُرکّب" ۔

۲۔ مرکب دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) ناقص اور (۲) تام ۔

(۱) **مرکّب ناقص**: یہ وہ ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو، جیسے: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) اور كِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) **مرکّب تام**: یہ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آ جائے، جیسے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْكِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِيْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مرکب تام کو "جملہ" یا "کلام" بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے: توصیفی، اضافی، عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکباتِ ناقصہ نیز جملے کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرکّب تَوْصِيْفِي:

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے، جیسے:

رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھیں اس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزء اسمِ ذات (جاندار اور بے جان چیزوں کی ذات کا نام) ہوتا ہے اور دوسرا اسمِ صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں "رَجُل" اسمِ ذات ہے اور "صالح" اسمِ صفت۔

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں "رَجُلٌ" موصوف ہے اور "صَالِحٌ" صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ، جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزء نکرہ ہیں۔ "اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ" دونوں جزء معرفہ ہیں۔

۸۔ جو اعرابی[۱] حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزء ہوا کرتے ہیں۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر، دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز، خربوزہ	رَدِيْءٌ	نکما
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ

[۱] اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی۔

رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ، شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل، حویلی	مَشِيْدٌ	مضبوط
مَحلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلكٌ	بادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا، بڑا، شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ يا مِلْحٌ	کھارا، نمکین
قَلَمٌ	قلم	صغيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	أَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ: اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر۲

١. اَللّٰهُ الْعظِيْمُ.
٢. اَلرَّسُوْلُ الْكرِيْمُ.
٣ قَصْرٌ عَظِيْمٌ.
٤. اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ.
٥. بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ.
٦ تَمْرٌ حُلْوٌ.
٧ اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ.
٨. مَلكٌ صَالِحٌ.
٩ اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ.
١٠ شَيْءٌ طَيِّبٌ.

۱۱ . اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ . ۱۲ . مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ .

۱۳ . رَبٌّ غَفُوْرٌ . ۱٤ . ذَنْبٌ عَظِيْمٌ .

۱۵ . رَجُلٌ قَبِيْحٌ . ۱٦ . اَلْجُبْنُ الرَّدِيْءُ .

۱۷ خُبْزٌ جَيِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ ۱۸ . تُفَّاحٌ اَحْمَرُ .

۱۹ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ ۲۰ . اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ .

۲۱ . اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ مضبوط مکان۔ ۲۔ چھوٹا گھر۔

۳۔ بدصورت مرد۔ ۴۔ چوڑا راستہ۔

۵۔ میٹھا دودھ۔ ۶۔ شاندار محل۔

۷۔ آسان سبق۔ ۸۔ ایک میٹھا پھل۔

۹۔ چھوٹی جگہ۔ ۱۰۔ عمدہ گھوڑا۔

۱۱۔ کشادہ گھر۔ ۱۲۔ کوئی ایک نیک مرد۔

۱۳۔ ایک خوبصورت پھول۔ ۱۴۔ ایک خوبصورت گھوڑا۔

۱۵۔ انصاف کرنے والا بادشاہ۔ ۱۶۔ عمدہ روٹی یا اچھا دودھ۔

۱۷۔ ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا۔ ۱۸۔ بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

الدَّرسُ الرَّابِعُ

تذکیر وتانیث[1]

۱۔جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے: ا۔مُذکّر ، ۲۔مُؤنّث، جیسے اِبنٌ (بیٹا) مذکر ہے، اِبنَۃٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔

۲۔اسم مذکر کے آخر میں ''ۃ'' (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو جاتا ہے جیسا کہ اِبنٌ سے اِبنَۃٌ ہوگیا۔اسی طرح حسنٌ سے حسَنَۃٌ، ملكٌ (بادشاہ) سے ملكَۃٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ۔(اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (یٰ) یا الف ممدودہ (ـَاء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔مثلاً حُسنٰی (بہت خوبصورت عورت)، زهراءُ (آب وتاب والی)۔(نوٹ: فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)۔

۴۔بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (نوٹ: ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں):

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے، جیسے: اُمٌّ (ماں)، عَرُوسٌ (دلہن)، هِندٌ (ایک عورت کا نام، ہندوستان)۔

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲و۲۳۔

(ب) ملکوں کے نام، جیسے: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ملک مصر)، اَلشَّامُ (ملک شام)، اَلرُّوْمُ (ملکِ روم)۔

(ج) اُن اعضاء کے نام جو جفت جفت ہیں، جیسے: یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، أُذُنٌ (کان)، عَیْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں[1]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِیْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں "ۃ" ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں، جیسے: طَـــرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِیْفَةٌ (مسلمانوں کا بادشاہ)، عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔

۶۔ یاد رکھیں جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	اَلْحَکِیْمُ	حکمت سے بھرا ہوا، دانا

[1] تمام حروف تہجی کے نام (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، جِیْمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

شَدِيْدٌ	سخت	صَادِقٌ	سچّا
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	طَوِيْلٌ	لمبا
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	فَرِيْضَةٌ	فرض، ضروری کام
فَاطِمَةُ	(بغیر تنوین کے) خاص نام عورت کا	اَلْقُرْاٰنُ	قرآن (شریف)
قَصِيْرٌ	کوتاہ	قَلْبٌ	دِل
مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
نَهْرٌ	نہر، ندی		

مشق نمبر ۳

١ اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ.

٢ لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ.

٣ اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ

٤ . رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ.

٥ . اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ.

٦ . بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ.

٧ . دَارٌ عَظِيْمَةٌ.

٨ . نَارٌ مُوْقَدَةٌ.

٩ . اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ.

١٠ هِنْدُنِ الصَّادِقَةُ.

١١ اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ.

١٢ . اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ.

١٣ اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ.

١٤ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ.

١٥ اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى.

١٦ حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ.

١٧ . طَرَفَةُنِ الشَّاعِرُ.

١٨ . رَشِيْدُنِ الْعَلَّامَةُ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک خوبصورت لڑکی۔ ۲۔ نیک خلیفہ۔
۳۔ دانا مرد۔ ۴۔ فرض زکوٰۃ۔
۵۔ کوئی ایک فرض نماز۔ ۶۔ ایک چھوٹی رات۔
۷۔ بڑا دن۔ ۸۔ اچھی چیز۔
۹۔ بدصورت دُلہن۔ ۱۰۔ غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند۔
۱۱۔ تُند ہَوا۔ ۱۲۔ دراز ندی۔
۱۳۔ لمبی لڑائی۔ ۱۴۔ کوتاہ ہاتھ۔
۱۵۔ ایک اطمینان والا دِل۔ ۱۶۔ محمد جو نیک ہے۔
۱۷۔ بہت علم والی فاطمہ۔

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ

وحدت وجمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم[1] کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد یا مفرد جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد)۔

۲۔ واحد کے آخر میں ـَانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) یا ـَیْنِ (حالتِ نصبی وجری میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) بڑھانے سے تثنیہ ہوجاتا ہے، جیسے: مَــلِكٌ (ایک بادشاہ)، مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو بادشاہ)۔ اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ۔

تنبیہ: صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں ـَانِ اور ـَیْــنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں ''الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور'' یا ''یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور'' لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لیے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔ ـَانِ اور ـَیْــنِ کے تلفظ کے لیے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر ''اَنِ'' اور ''اَیْنِ'' کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی ہر

[1] بخلاف انگریزی وفارسی وغیرہ کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

جگہ اسی طرح تلفظ کرلیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسر [اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ: توڑی ہوئی جمع]۔

جمع سالم: وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـ وْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـ يْنَ (حالتِ نصبی و جری میں) بڑھائیں، جیسے: مُسْلِم (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِيْنَ۔

(۲) مؤنث جس کے آخر میں ـَـ اتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَـ اتٍ (حالتِ نصبی و جری میں) بڑھایا جائے، جیسے: مُسْلِم سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسر: وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی ہے یعنی بدل[1] جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیر و تبدل ہو جاتا ہے، جیسے: نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ، وَزِيْرٌ سے وُزَرَاءُ، كِتَابٌ سے كُتُبٌ، خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ۔ جمع مکسر کا مفصل بیان سبق ۹ میں ہوگا۔

تنبیہ۲: بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً: سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِيْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

[1] مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے، جیسے: فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی ہے۔ ان کا شمار بھی جمع مکسر میں ہے۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اِعرابی کہلاتا ہے۔ (سبق ۱۰ تنبیہ ۲)

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لیے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ، جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا، جیسے: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ.

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبق میں تم پڑھ چکے ہو اعراب، تعریف و تنکیر اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت، تثنیہ و جمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے، اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

اَلْآتِي	آئندہ، آنے والا	اٰيَةٌ	نشان، قرآن کی آیت
بَيِّنَةٌ	ظاہر، کھلی ہوئی	اَلْجَارِيْ	رواں، بہنے والا

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے، باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

اَلْمَاضِيْ	گذشتہ	حَارَةٌ	محلّہ
خَادِمٌ	خدمت گار، نوکر	خَبَّازٌ	نانبائی (روٹی پکانے والا)
خَيَّاطٌ	درزی	تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ
زَعْلَانٌ	ناخوش، ناراض	شَهْرٌ	مہینہ
كَسْلَانٌ	کاہل، سست	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
لَامِعٌ	چمکدار	مَبْسُوْطٌ	خوش دل
مُجْتَهِدٌ	محنتی، چست	مُسْنَدٌ	سہارا لگائے ہوئے
مَشْغُوْلٌ	مشغول، مصروف	مُظْلِمٌ	اندھیرا، اندھیرا کرنے والا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا، اُستاد	مُنِيْرٌ	روشن، روشن کرنے والا
نَجَّارٌ	بڑھئی		

مشق نمبر ۴

۱. اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ. ۲. اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ.

۳. اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ. ٤. مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ.

۵. اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ. ٦. قَمَرٌ مُنِيْرٌ.

۷. اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ. ۸. اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ.

۹. اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ. ۱۰. اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ.

۱۱. اَلْأَنْهُرُ الْجَارِيَةُ.[۱] ۱۲. حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ.[۲]

[۱] اور [۲] تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی صفت واحد مونث ہے۔

١٣ خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ	١٤ . اَلْإِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَان.
١٥ . اِبْنَتَان تَعْبَانَتَانِ.	١٦ . رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ.
١٧ اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِيَةُ.[۳]	١٨ . اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ.[۴]
١٩ . اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ.[☆]	٢٠ . زَيْدُ نِ الزَّعْلَانُ.
٢١ عَمْرُو نِ الْمَبْسُوْطُ.	٢٢ اَلتَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ
٢٣ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ.[۵]	

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ ایک چمکدار آنکھ۔	۲۔ دو محنتی مرد۔	۳۔ مشغول نانبائی۔
۴۔ دو تھکے ہوئے بڑھئی۔	۵۔ روشن دِن۔	۶۔ خوبصورت دَرزنیں۔
۷۔ تھکے ہوئے نوکر۔	۸۔ سست درزی۔	۹۔ بہتی نہریں۔
۱۰۔ بڑے جانور۔	۱۱۔ سالِ رواں۔	۱۲۔ ماہِ گذشتہ۔
۱۳۔ گزرے ہوئے سال۔		۱۴۔ خوش دل خادم۔

سوالات نمبر۲

۱۔ مرکب کسے کہتے ہیں؟

۲۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

ت۳ سے ت۵ تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی صفت واحد مونث ہے۔

☆ موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

۳۔ مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟
۴۔ صفت کو کون کونسی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کونسی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔
۵۔ علامات تانیث کیا ہے؟
۶۔ کون سے الفاظ بغیر علامتِ تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں؟
۷۔ علامتِ تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟
۸۔ تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
۹۔ جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
۱۰۔ نَهْرٌ، رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسر کیا ہے؟
۱۱۔ سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟
۱۲۔ اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟
۱۳۔ ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ:

قَمَرٌ	شَمْسٌ	عِنَبٌ (انگور)	لَبَنٌ
عَسَلٌ (شہد)	حَرْبٌ	أَرْضٌ	بِنْتَانِ
رِجَالٌ	سِنُوْنَ	كُتُبٌ	أَيَّامٌ
حُلْوٌ	صَالِحٌ	نَافِعٌ	مُنِيْرٌ
مُدَوَّرٌ (گول)	مَاضِيَةٌ	جَارِيَةٌ.	

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ

ا۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: إِسْمِيَّة اور فِعْلِيَّة.

جملۂ اسمیہ: (اَلْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء اسم ہو، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جملۂ فعلیہ: (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزء فعل ہو، جیسے: حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

جملۂ اسمیہ میں عموماً پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں "زَيْدٌ" اسم معرفہ ہے اور "حَسَنٌ" اسم نکرہ۔

تنبیہ ا: جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزء معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثال مذکورہ میں اگر پہلے جزء زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)، یا دوسرے جزء حَسَنٌ پر الْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَيْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزء ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[۱] تو جائز ہے کہ جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزء بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)، یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے، جیسے: اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) اَلرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

تنبیہ۲: جیسا کہ فارسی میں ''است، اند'' وغیرہ اور اُردو میں ''ہے، ہیں'' وغیرہ کلماتِ ربط ہیں، اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں: ''زید عالم ہے''

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالت رفع میں) ہوتے ہیں۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحد[illegible] تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً:

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچّا ہے	مبتدا	واحد	مذکر	عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچّے ہیں	〃	تثنیہ	〃	〃
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچّے ہیں	〃	جمع	〃	〃
اَلْمَرْأَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچّی ہے	〃	واحد	مؤنث	〃
اَلْمَرْأَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچّی ہیں	〃	تثنیہ	〃	〃
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچّی ہیں	〃	جمع	〃	〃

[۱] جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ ہوا تند ہے مبتدا واحد مؤنث غیر عاقل

اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ دو ہوائیں تند ہیں 〃 تثنیہ 〃 〃

اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ ہوائیں تند ہیں 〃 جمع 〃 〃

تنبیہ۳: مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزء کو مُعرَّف باللّام کر دیں یا پہلے جزء پر سے "اَلْ" نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

۶۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائے گا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی، جیسے: اَلْإِبْنُ وَالْإِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکب، مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:

اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ- حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدا مرکب توصیفی ہے

زَيْدٌ- رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے۔

۸۔ جملۂ اسمیہ پر "مَا" یا "لَيْسَ" داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بـ لگا کر خبر کو جر دیتے ہیں۔ اس بـ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، جیسے: مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)، لَيْسَ زَيْدٌ بِرَجُلٍ قَبِيْحٍ (زید بُرا مرد نہیں ہے)۔

۹۔ جملۂ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے، جیسے: اِنَّ الْأَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے)۔

تنبیہ۴: کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر "هَلْ" یا "أ" لگادو، جیسے: أَزَيْدٌ عَالِمٌ؟ (کیا زید عالم ہے)، هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟ (کیا مرد عالم ہے)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۵

أَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بَقَرٌ	(اسم جنس) گائے، بیل
بَلٰى	ہاں کیوں نہیں	جَدِيْدٌ	نیا
جِدًّا	بہت ہی	جَالِسٌ، قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	شَاةٌ	بکری
فِيْلٌ	ہاتھی	قَائِمٌ	کھڑا
قَدِيْمٌ	پرانا	كَلْبٌ	کتا
مَشْهُوْرٌ، مَعْرُوْفٌ	مشہور	مُؤْمِنٌ	ایماندار، مسلمان
نَعَمْ	ہاں، جی ہاں	ضَخْمٌ	بڑی جسامت والا

ضَمَائِر مَرْفُوعَة مُنْفَصِلَة

		غائب	مخاطب	متکلّم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	أَنْتَ (تو ایک مرد)	أَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	أَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	أَنْتُمْ (تم بہت مرد)	نَحْنُ (ہم بہت مرد)

مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	نَحْنُ (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ ۵: یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کرلیا گیا (دیکھو سبق ۲-۴) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لیے منفصل کہلاتی ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ "اَنَا" کو ہمیشہ "اَنَ" بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۶: بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کریں جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

۱. اَلْوَلَدُ قَائِمٌ.

۲. اَلإبْنَةُ جَالِسَةٌ.

۳. هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ؟ — نَعَمْ! هُوَ قَائِمٌ.

۴. هَلِ الإبْنَةُ قَائِمَةٌ؟ — لَا! هِيَ جَالِسَةٌ.

۵. أَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ؟ — هُوَ خَبَّازٌ مَاهُوَ بِنَجَّارٍ.

۶. أَطَرَفَةُ شَاعِرٌ؟ — نَعَمْ! هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ.

۷. هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟ — مَانَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ.

۸. هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ؟ — نَعَمْ! هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ.

۹. أَأَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ؟ — أَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا أَنَا بِعَلَّامَةٍ.

۱۰. هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ؟ — لَا! هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ.

۱۱. هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ؟ — نَعَمْ! هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ.

۱۲. أَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيْوَانٍ نَافِعٍ؟ — بَلٰى! اَلْبَقَرُ حَيْوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا.

۱۳. إِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ.

۱۴. إِنَّ الْمَرْأَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ.

۱۵. إِنَّ الْمَرْأَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ.

۱۶. إِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ.

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

اَلدَّارُ	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ....
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِـ	...... كَسْلَانَةٌ
هَلِ النَّجَّارُ	أَنَا ... .
نَعَمْ هُوَ	هُمَا ......
هَلْ ...... كَسْلَانٌ؟	هَلِ الْإِبْنَةُ ...... أَمْ ......
أَلَيْسَ الْكَلْبُ بِـ...... ؟	اَلشَّاةُ ...... وَالْكَلْبُ ......
بَلٰى ...... حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ ...... وَالْخَيَّاطَةُ ......
اَلْفِيْلُ ...... ضَخْمٌ	أَهٰذَا الْوَلَدُ ...... أَمْ ......
اَلْمَرْأَةُ الصَّادِقَةُ	إِنَّ ...... مُجْتَهِدٌ

اَلإِبْنَتَانِ .... اِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ

اِنَّ .... مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ کیا لڑکا کھڑا ہے؟	نہیں! وہ بیٹھا ہے۔
۲۔ کیا لڑکی بیٹھی ہے؟	نہیں! وہ کھڑی ہے۔
۳۔ کیا دو لڑکے حاضر ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں حاضر ہیں۔
۴۔ کیا وہ لڑکیاں ایماندار ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں۔
۵۔ کیا عورتیں سچّی ہیں؟	جی ہاں! وہ سچّی ہیں۔
۶۔ کیا معلّم غائب ہے؟	نہیں! معلّم حاضر ہے۔
۷۔ کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟	نہیں! وہ درزی ہیں۔
۸۔ کیا وہ یوسف ہے؟	جی ہاں! وہ یوسف ہے۔
۹۔ کیا تو محمود ہے؟	نہیں! میں حامد ہوں۔
۱۰۔ کیا مکان پُرانا ہے؟	نہیں! مکان نیا ہے۔
۱۱۔ کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟	نہیں! وہ اُستانیاں ہیں۔
۱۲۔ تم عالم ہو یا جاہل؟	ہم جاہل نہیں ہیں۔
۱۳۔ کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟	کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے۔
۱۴۔ کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟	کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

مُرَكَّبِ إِضَافِي

۱۔ جس مرکب میں دونوں جزء اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہوا سے مرکب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)۔

۲۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْإِضَافَةُ) ہے۔

۳۔ مرکب اضافی کے پہلے جزء کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مضافِ الیہ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

۴۔ مضاف پر نہ تو لامِ تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مضاف الیہ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔

۵۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

۶۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے۔

۷۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳-۸) بلکہ جملے کا جزء ہوا کرتا ہے۔ مثلاً: مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر۔

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں، جیسے: بَابُ بَيْتِ

الْاَمِيْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ)، بَابُ بَيْتِ ابْنِ الْوَزِيْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ)۔ مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

۹۔ پہلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہوتو وہ بھی معرفہ ہوجاتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ میں لفظ غلام بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہوسکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: غُلَامُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام)۔ اس مثال میں "اَلصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

مضاف کی صفت	مضاف الیہ کی صفت
وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ. مرد کا نیک لڑکا۔	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ. نیک مرد کا لڑکا۔
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ مرد کی نیک لڑکی۔	بِنْتُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ. نیک عورت کی لڑکی۔

تنبیہ: اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

أَسَدٌ	شیر	إِطَاعَةٌ	فرمانبرداری
أَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں	أَلَا	سنو، آگاہ ہو جاؤ
حِكْمَةٌ	دانائی	حَمْدٌ	تعریف
ذَاهِبٌ	جانے والا	رَأْسٌ	سر
رَحْمٰنُ	(بغیر تنوین کے) بہت ہی رحم کرنے والا	رَحِيْمٌ	بہت مہربان
رَجِيْمٌ	مردود، ہانکا ہوا	زَوْجٌ	شوہر
زَوْجَةٌ	بیوی	سُخْطٌ یا سَخَط	غصہ
سُلْطَانٌ	بادشاہ، غلبہ	سَمَاءٌ	(جمع: سَمٰوَاتٌ) آسمان
طَلَبٌ	طلب کرنا	طِيْبٌ	خوشبو
ظِلٌّ	سایہ	قَدِيْرٌ	بہت قدرت والا
كُلٌّ	ہر ایک، سب	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
لَحْمٌ	گوشت	مَا	(موصولہ) جو کچھ
مَخَافَةٌ	خوف	مِرْآةٌ	آئینہ
مِلْحٌ	نمک، کھارا	نِسْيَانٌ	بھولنا، بھول
وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں باپ		

چند حروف جارہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں

ب: ساتھ، سے، میں کو مثلاً: بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِیْ: میں ۔ فِیْ بَیْتٍ (گھر میں) فِی الْبُسْتَان (باغ میں)
علٰی: پر ۔ علٰی جبلٍ (پہاڑ پر) علَی الْعَرْش (عرش پر)
مِنْ: سے ۔ مِنْ زَیْدٍ (زید سے) من الْمَسْجد (مسجد سے)
الٰی طرف، تک ۔ الٰی بَلَد (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَةِ (کوفہ تک)
لِ: کے واسطے، کو، کے ۔ لِزَیْدٍ (زید کے واسطے)، قُلْتُ لِزَیْد (میں نے زید کو کہا)
کَ: مانند، جیسا ۔ کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْأَسَد (شیر کے جیسا)،
عَنْ: سے، کی طرف سے ۔ عَنْ زَیْدٍ (زید سے، زید کی طرف سے)۔

مشق نمبر ۶

۱ ماءُ الْبَحرِ. ۲ لَبَنُ الْبَقرِ.
۳ لَحْمُ الشَّاة. ٤ اُذُنُ الْفرس.
۵ اطَاعةُ الْوَالِدَیْن. (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲) ٦ بَیْتُ اللّٰہ.
۷ ضَوْءُ الشَّمْس. ۸. فِی السُّوْقِ وَالْبَیْت.
۹. اِلَی الْمَسْجد. ۱۰ کَالْفَرسِ.
۱۱ بِالْمَاءِ والْمِلْحِ. ۱۲ لِلْعَرُوْس.
۱۳. عَنْ اَنَس. (نام ایک صحابی کا) ١٤ ماءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ.
۱۵ لَبَنُ الْبَقرِ ولَحْمُ الشَّاةِ طَیِّبَان. ١٦ اِسْمُ الْوَلَد محْمُوْدٌ.
۱۷ اَلطَّیِّبُ لِلْعَرُوْسِ. ١٨ نَحْنُ ذاهِبُوْنَ اِلَی الْمدْرَسَة.

۱۹ اَلْمُعَلِّمُ جالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ. ۲۰ . اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ.[1]

۲۱ سخطُ الرَّبِّ فِيْ سخطِ الْوالِدَيْنِ.[2]

۲۲ آفةُ الْعلمِ النِّسْيَانُ.[3] ۲۳ رَأْسُ الْحكْمة مخافَةُ اللهِ.[4]

۲٤ . اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللهِ في الْأَرْضِ.

۲۵ . طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ.[5]

۲٦ . لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْأَسَدِ. ۲۷ لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ.

۲۸ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ، هي زَوْجةُ عَلِيٍّ، والْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَانِ لِعَلِيٍّ.

۲۹ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

۳۰ بِسْمِ [بِاسْمِ] اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

۳۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. ۳۲ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ.

۳۳ اِنَّ اللهَ علٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

۳٤ اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْأَرْضِ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ بکری کا دودھ۔ ۲۔ گائے کا سر۔

۳۔ ماں کی فرمانبرداری۔ ۴۔ زید کا مال

[1] تا [5] کے جملے حدیثیں ہیں۔

۵۔ ہاتھی کا کان۔ ۶۔ چاند کی روشنی۔
۷۔ گھر میں۔ ۸۔ بازار تک۔
۹۔ اللہ اور رسول کے واسطے۔ ۱۰۔ سر اور آنکھ پر۔
۱۱۔ لڑکے کا نام حامد ہے۔ ۱۲۔ وہ گھر جا رہے ہیں۔
۱۳۔ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ۱۴۔ بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے۔
۱۵۔ رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے۔
۱۶۔ عائشہ [عائشۃُ] بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ محمد ﷺ رسول خدا کی بیوی ہیں۔
۱۷۔ وہ امیر کا لڑکا ہے ۱۸۔ ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے۔
۱۹۔ جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہیں ہے۔ ۲۰۔ خوشبو لڑکے کے لیے نہیں ہے۔
۲۱۔ وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

سوالات نمبر ۳

۱۔ جملۂ اسمیہ و فعلیہ میں فرق کیا ہے؟
۲۔ جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں فرق بتائیں۔
۳۔ جملۂ اسمیہ کے کتنے جزء ہوتے ہیں اور ہر ایک جزء کو کیا کہتے ہیں؟
۴۔ مبتدا اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟
۵۔ عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟
۶۔ مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیے؟

۷۔ اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

۸۔ لفظ "اِنَّ" کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

۹۔ کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر "اِنَّ" لگا کر پڑھیں؟

۱۰۔ جملۂ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

۱۱۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کریں ؟

۱۲۔ ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

۱۳۔ "اَنَا" کا تلفظ کس طرح کریں گے؟

۱۴۔ مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیہ بنائیں۔

۱۵۔ مرکب اضافی اور اضافت کی تعریف کریں۔

۱۶۔ مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

۱۷۔ مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

۱۸۔ حروف جارہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں[۱]۔

تنبیہ ۱: حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ الّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو، جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حامدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واؤ زائد ہیں۔

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں، جیسے: فَرَسٌ، ضَرَبَ چار ہوں تو رباعی، جیسے: فُلْفُلٌ (مرچ)، دَحْرَجَ (لڑھکایا اُس نے) پانچ ہوں تو خماسی، جیسے: سَفَرْجَلٌ۔

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرد اور جن میں حروف زائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں، جیسے: کَبُرٌ (بڑائی)، ثلاثی مجرد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا)، ثلاثی مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

[۱] لیکن سب ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں، اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

تنبیہ ۲: افعال، اسماءِ مشتقہ[1] اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد سمجھے جائیں گے، جیسے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ. اسم فاعل نَاصِرٌ. اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَةٌ بھی ثلاثی مجرد کہے جائیں گے۔ گو اُن میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرد ہی رہے گا، جیسے: رَجُلٌ ثلاثی مجرد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرد ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَكْرَمَ (اُس نے تعظیم کی) ثلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتانے کے لیے ف، ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً:

قَلَمٌ	كَتِفٌ[2]	عَضُدٌ[3]	كَلْبٌ
فَعَلٌ	فَعِلٌ	فَعُلٌ	فَعْلٌ

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فائے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے: قَلَمٌ میں ق)، جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے:

---

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جائے وہ مشتق ہے جیسے: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ۔

[2] کاندھا [3] بازو

قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے: قَلَمٌ میں م)۔

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف، ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسی میں تین ل۔ مثلاً: جعْفَرٌ[1] کا وزن فَعْلَلٌ اور سفرجلٌ کا وزن فعلَلِلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں تو ف، ع اور ل رکھے جائیں گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

کِبْرٌ	کَبِیْرٌ	اَکْبَرُ	تَکْبِیْرٌ
فِعْلٌ	فَعِیْلٌ	اَفْعَلُ	تَفْعِیْل

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دہرا لیتے ہیں، جیسے: کَبَّــرَ (کَ ـبْ بَــ رَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد قاعدے سے تو اس کا وزن فعْبَلَ ہونا چاہیے لیکن اس کے بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْـمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائے گا۔

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

---

[1] خاص نام

مشق نمبر ۷

کلمات ذیل کے اوزان نکالو۔

رَجُلٌ.	شَرَفٌ (بزرگی).
شَرِيْفٌ (بزرگ).	اَشْرَافٌ (جمع: شَرِيْفٌ کی).
مَلِكٌ.	مُلُوْكٌ (جمع: مَلِكٌ کی).
رَحْمٌ (مہربانی).	رَحِيْمٌ.
رَحْمٰنُ.	كَرَمٌ (بزرگی، سخاوت)
كَرِيْمٌ.	كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی).
عِلْمٌ (جاننا).	عَالِمٌ.
عُلَمَاءُ.	عَالِمُوْنَ.
عَقْرَبٌ (بچھو).	غَضَنْفَرٌ (شیر).
عَلَّامَةٌ.	عَلَّمَ.
تَعْلِيْمٌ.	مُتَكَبِّرٌ.
تَكَبُّرٌ.	اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا).

الدَّرسُ التَّاسِعُ

جمع مکسّر

۱۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسّر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے، محض اہل زبان سے سن لینے پر موقوف ہے، اس لیے ہم ذیل میں جمع مکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں:

(أ) اَفْـعَـالٌ جیسے: أَوْلَادٌ جمع وَلَـدٌ کی، أَفْـرَاسٌ جمع فَـرَسٌ کی، اسی طرح شَرِيْفٌ، مطَرٌ (بارش)، وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

(ب) فُعُوْلٌ جیسے: مُـلُوْكٌ یہ مَلِكٌ کی جمع ہے، أُسُوْدٌ جمع أَسَدٌ کی، حُـقُوْقٌ جمع حقٌّ (دراصل حقَقٌ) کی، اسی طرح شَـاهِدٌ (گواہ)، قَـلْبٌ (دل)، جُـنْدٌ (لشکر)، وجْهٌ (منہ) وغیرہ کی۔

(ج) فِعَـالٌ جیسے: کِلَابٌ جمع کَـلْـبٌ کی، ثِـيَـابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ (کپڑا) کی، اسی طرح رُمْحٌ (نیزہ)، رَجُلٌ، کَبِيْرٌ، صَغِيْرٌ، بَلَدٌ کی۔

(د) فُعُلٌ جیسے: کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی، مُدُنٌ جمع مَـدِيْنَةٌ (شہر) کی، اسی طرح سفِيْنَةٌ (کشتی)، صحِيْفَةٌ (چھوٹی کتاب)، طَرِيْقَةٌ (راستہ) رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

(ہ) اَفْعُلٌ جیسے: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ (مہینہ) کی، اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی، اسی طرح نَهْرٌ، بَحْرٌ، نَفْسٌ، عَيْنٌ وغیرہ کی۔

(و) فُعَلاءُ جیسے: وُزَرَاءُ جمع وَزِیْرٌ کی، اُمَرَاءُ جمع اَمِیْرٌ کی، اسی طرح شَاعِرٌ، عَالِمٌ، سَفِیْهٌ (کمینہ، جاہل)، اَمِیْنٌ (امانت دار)، وَکِیْلٌ (جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے)، اَسِیْرٌ (قیدی) وغیرہ کی۔

(ز) اَفْعِلاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں۔ جیسے: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ (دوست) کی، اَنْبِیَاءُ جمع نَبِیٌّ کی، اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِیْبٌ (دوست پیارا) کی، اسی طرح قَرِیْبٌ (نزدیک، رشتہ دار)، غَنِیٌّ (تونگر، بے پرواہ)، وَلِیٌّ (سرپرست، دوست) وغیرہ کی۔

(ح) فُعْلانٌ جیسے: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ (سوار گھوڑے کا) کی، بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی، قُضْبَانٌ جمع قَضِیْبٌ (شاخ) کی۔

(ط) فَعَالِلُ جیسے: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ (عنصر) کی، زَلازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ (زلزلہ، بھونچال) کی، اسی طرح کَوْکَبٌ (ستارہ)، جَوْهَرٌ (قیمتی پتھر) وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

تنبیہ: اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً: سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے اس میں ل حذف ہے۔

(ی) فَعَالِیْلُ جیسے: فَنَاجِیْنُ جمع فِنْجَانٌ (چائے کی پیالی) کی، صَنَادِیْقُ جمع صُنْدُوْقٌ (صندوق) کی، اسی طرح قِنْدِیْلٌ (قندیل)، خِنْزِیْرٌ، بُسْتَانٌ، سُلْطَانٌ کی۔

(ک) فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ کی۔ تَلامِذَةٌ جمع تِلْمِیْذٌ (شاگرد) کی، مَلائِکَةٌ جمع مَلَکٌ (فرشتہ) کی۔

(ل) مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لیے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا

مـفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَـراکِبُ جمع مَـرْکَبٌ (سواری) کی، مسـاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی، مکاتبُ جمع مَکْتَبَۃٌ (کتب خانہ) کی۔

(م) مـفَـاعِيلُ (یہ وزن اُن کلمات کے لیے ہے جو مِـفْـعالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِـفْتَـاحٌ (کنجی) کی جمع ہوگی مَـفَـاتِيحُ، مكْتُوْبٌ (خط) کی جمع ہے مَكَاتِيبُ۔

تنبیہ۲: جمع کے مذکورہ اوزان میں مندرجہ ذیل اوزان غیر منصرف ہیں، ان پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی:

فُعَلاءُ، اَفْعِلاءُ، فعالِلُ، فَعَالِيْلُ، مفاعِلُ اور مفَاعِيْلُ۔

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو، جیسے: اِبْنٌ کی جمع سالم بَـنُـوْنَ (حالتِ رفعی میں) اور بَـنِيْـنَ (حالتِ نصبی و جرّی میں) آتی ہے، اور اس کی جمع مکسر أَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔ أَخٌ (بھائی) کی جمع إِخْوَانٌ یا إِخْوَةٌ ہے۔

اُخْتٌ (بہن) کی جمع أَخَوَاتٌ ہے۔ إِمْرَأَةٌ (عورت) کی جمع نساءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔

أُمٌّ کی جمع أُمَّهَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے، چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحارٌ، اَبْحَارٌ، أَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے۔

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں، جیسے: بَيْتٌ (گھر، شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُيُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ۔

عَبْدٌ (غلام، بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبادٌ ہے۔

عَیْنٌ (آنکھ، چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳: بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں، ان سے اُن کی جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	بَعْضٌ[1] (الف) کوئی کوئی، کسی چیز کا حصّہ
ثَابِتٌ ثابت شدہ، مضبوط	جَارٌ (جمع: جِیْرَان) پڑوسی
حَدِیْدٌ لوہا	خَیْرٌ بہت اچھا، بہتر
سَفِیْرٌ (واحد) ایلچی	سَیْفٌ (ب) تلوار
اَلشَّاي چائے	شَرْطٌ (ب) قرارداد
صَعْبٌ (ج) سخت، دشوار	طَوِیْلٌ (ج) دراز
عَرَبِيٌّ یا عَرَبِیَّةٌ عربی	فَارِغٌ خالی
قَاطِعٌ کاٹنے والا، تیز	اَلْمَدْرَسَةُ الْعَالِیَةُ ہائی اسکول، کالج
اَلْمُتَّقِي پرہیزگار	مُطِیْعٌ فرمانبردار
مُطَهَّرٌ پاک	موعِظَةٌ (ل) نصیحت

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

نَاضِرَةٌ تروتازہ	نَاظِرَةٌ دیکھنے والی
نَفِيْسٌ (جمع: نفائس) پاکیزہ	نَافِعٌ فائدہ مند
يَوْمٌ (الف، أيّامٌ) دن	اَلْيوم آج
يَوْمَئِذٍ اُس روز	

مشق نمبر ۸

تنبیہ: دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لیے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

۱ أَقْلامٌ طَوِيْلَةٌ. ۲ اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ.

۳ اَلْأَوْلَادُ صِغَارٌ. ٤ رِجالٌ صَالِحُوْن.

٥ اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ. ٦ اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ.

۷ طُرُقٌ سهلَةٌ. ۸ صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ.

۹ اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ. ۱۰ هي الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ.

۱۱ اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحدِيْد. ۱۲ نساءٌ مُسْلِمَاتٌ.

۱۳ هُنَّ اُمَّهَاتٌ. ١٤ اَلْإِخْوَانُ وَالْأَخوَاتُ حالِسُوْن.

۱۵ إنَّ الْبَنِيْنَ والْبَنَات مُطِيْعُوْنَ. ١٦ اَلشُّعَرَاءُ حاضِرُوْنَ الْيَوْمَ.

۱۷ مَاهُمْ بغائِبِيْنَ.

۱۸ بعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّادِقِيْنَ.

۱۹. اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ.

۲۰. اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ.

۲۱. اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ.

۲۲ هُمْ عَبِيْدُ الْإِنْسَانِ وَ نَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ.

۲۳ فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ.

۲۴. اَلصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ.

۲۵ حُقُوْقُ الْجِيْرَانِ كَحُقُوْقِ الْأَقْرِبَاءِ.

۲۶ فِي الْبَسَاتِيْنِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ.

۲۷. اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

۲۸. وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ.

۲۹. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ.

جواب جمع میں دو

عِنْدَكَ (تیرے پاس)	عِنْدِي (میرے پاس)
۱ هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ؟	نَعَمْ عِنْدِيْ كُتُبٌ نَافِعَةٌ.
۲ هَلْ عِنْدَكَ سِنٌّ قَاطِعٌ؟	....
۳. هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيْلٌ؟	....

٤ هلِ الْأَمِيْرُ صالحٌ؟	....
٥ هلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نظِيفٌ؟	....
٦ هلِ الصُّنْدُوْقُ فَارِغٌ؟	....
٧ هلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ اِلْيَوْمَ؟	....
٨. هَلْ عِنْدَكَ فِنْجانٌ؟	....
٩ هلْ عِنْدَكَ سفَرْجلٌ؟	....
١٠ هلْ هُو غنيٌّ؟	....
١١ هلْ هيَ اِبْنَةٌ صالحةٌ؟	....
١٢. أَعِنْدَكَ جوْهرٌ نَفِيْسٌ؟	....
١٣. أَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ؟	....
١٤. هلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟	....
١٥. هلْ فِيْ بَمْبَائي مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ؟	....

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ مسلمان مرد (جمع)۔ ۲۔ بڑی کشتیاں۔

۳۔ پاکیزہ کپڑے۔ ۴۔ بہنے والی نہریں۔

۵۔ نہریں جاری ہیں۔ ۶۔ گذشتہ مہینے۔

۷۔ وہ سچے گواہ ہیں۔ ۸۔ دو بلند پہاڑ۔

۹۔ نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں۔ ۱۰۔ کیا تم ناخوش ہو؟
۱۱۔ نہیں! ہم خوش دل ہیں۔ ۱۲۔ بعض بادشاہ عادل ہیں۔
۱۳۔ چائے کی پیالیاں خالی ہیں۔ ۱۴۔ کیا تم دوست ہو؟
۱۵۔ جی ہاں! اور ہم رشتہ دار ہیں۔
۱۶۔ شاگرد (جمع) اور اُستاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں۔
۱۷۔ وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں۔ ۱۸۔ ایمان والے اللہ کے دوست ہیں۔
۱۹۔ اونچے گھر۔ ۲۰۔ عربی ابیات۔
۲۱۔ قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر۴

۱۔ حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟
۲۔ اسم میں حروفِ اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟
۳۔ الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اُسے کیا کہیں گے؟
۴۔ حروفِ اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
۵۔ جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اُسے کیا کہیں گے؟
۶۔ رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيْرٌ، كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

۷۔ کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

۸۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے فائدہ کیا ہے؟

۹۔ جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

۱۰۔ جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

۱۱۔ بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، أَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

اَلدَّرْسُ العَاشِرُ

اسم کی اِعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر، زیر، پیش) وغیرہ سے بدلتا رہتا ہے وہ "اِعْراب" کہلاتے ہیں۔
اعراب کی دو قسمیں ہیں: ایک "اِعرَاب بِالْحَرَکَۃِ" جو زبر، زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا "اِعرَاب بِالْحُرُوْف" جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲۔ کوئی اسم:

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو، مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گذر چکی ہیں۔
(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔
(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جار کے بعد واقع ہو تو اُسے حالت جرّی میں سمجھو، مثالیں آگے آتی ہیں۔

مختلف اِسموں کی علامات اعراب:

۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُ)، حالت نصبی

میں نصب (ـَـ) اور حالت جرّی میں جرّ (ـِـ) پڑھو، مثلاً:

اَرْسَلَ (بھیجا) زُیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	یہ جملۂ فعلیہ ہے اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔
اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	یہ جملۂ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسر ہیں
جَاءَ[1] زَیْدٌ رَاکِبًا عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

تنبیہ ۱: صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع، موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی، جیسے: اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِكٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ، طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف، رَجُلٌ، مَکْتُوْبًا اور مَلِكٍ کی ہے۔

۲۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَانِ[2] اور حالت نصبی و جرّی میں ـَیْنِ لگاؤ، جیسے: کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْأَتَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے، کِلَا (دونوں) اور کِلْتَا

---

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ [2] اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو، درس ۵، تنبیہ ۱ میں۔

(دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجری میں كِـلَـيْ اور كِـلْـتَـيْ پڑھے جائیں گے، جیسے: جَـاءَ رَجُلَانِ كِلَاهُـمَا (وہ دونوں مرد آئے)، رَأَيْـتُ رَجُـلَيْنِ كِلَيْهِمَا (میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا)، اَرْسَـلْـتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا.
یادرکھو: كِلَا اور كِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہوتو حالت رفعی میں ـُـوْنَ اور حالت نصبی وجری میں ـِـيْنَ بڑھانا چاہیے، جیسے: اَرْسَـلَ الْـمُـسْـلِـمُـوْنَ الْـمُـجَـاهِدِيْنَ اِلَـى الظَّالِمِيْنَ.

عِشْرُوْنَ (۲۰)، ثَلٰثُوْنَ (۳۰)، اَرْبَعُوْنَ (۴۰) سے تِسْعُوْنَ (۹۰) تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہیں گے، ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا، جیسے: عِشْرُوْنَ رَجُلاً یا اِمْرَأَةً

اُولُو (والے، حالت رفعی میں) اور اُولِي (حالت نصبی وجری میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ اُولُو الْاَلْبَاب (وہ عقل والے ہیں)، رَأَيْتُ اُولِـي الْاَلْبَـابِ عِنْدَ اُولِي الْاَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

تنبیہ۲: تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے، اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون، نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق: ۵، تنبیہ: ۴)

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہوتو اُس کو حالت رفعی میں رفع (ـٌ) اور حالت نصبی وجری میں جر (ـٍ) پڑھا جائے گا۔ (دیکھو سبق ۵-۲) (یعنی حالت نصبی میں بھی

جمع مؤنث سالم کو جرّ (زیر) ہی پڑھیں گے)، جیسے: طَرَدَالْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر "الْ" داخل ہو تو تنوین گرادی جاتی ہے (دیکھو سبق ۲-۳)
اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم معرب[1] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی، جیسے:
مَكَّةُ، مِصْرُ، اَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْرَاءُ (سرخ مؤنث کے لیے)، مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں، ان پر حالت رفعی میں ضمہ (ـُ) اور حالت نصبی و جری (یعنی حالت جری میں بھی بجائے زیر کے زبر ہی پڑھیں گے) میں فتحہ (ـَ) پڑھتے ہیں، جیسے: رَأَىٰ عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِيْ مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب معرف باللام ہوں یا مضاف تو حالت جری میں انہیں کسرہ (ـِ) دیا جائے گا، جیسے: فِي الْمَسَاجِدِ، فِيْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ.

تنبیہ ۳: جن اسماء پر تنوین آیا کرتی ہے وہ منصرف کہلاتے ہیں، اسماء منصرفہ و غیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوْسٰى، عِيْسٰى جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جاسکتا اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے، جیسے: جَاءَ مُوْسٰى، رَأَيْتُ مُوْسٰى، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰى، ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

۹۔ اَلْقَاضِيْ، اَلْعَالِيْ، اَلْجَارِيْ، اَلْمَاضِيْ، جیسے الفاظ (جن کے آخر میں ی

[1] (دیکھیں سبق ۲ فقرہ ۳)

ساکن ہو) حالت رفعی و جری میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں اُن کو حسب دستور نصب دیا جاتا ہے (ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں)۔

جاء الْقَاضِيْ　　(قاضی آیا)　　حالت رفعی

جاء غُلَامُ الْقَاضِيْ　　(قاضی کا غلام آیا)　　حالت جری

رَأَيْتُ الْقَاضِيَ　　(میں نے قاضی کو دیکھا)　　حالت نصبی

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعی و جری میں قاضٍ عالٍ اور حالت نصبی میں قَاضِيًا. عَالِيًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَـاضُـوْنَ، عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی میں) یا قَـاضِيْـنَ، عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبی و جری میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدہ کے مطابق ہوگا یعنی قَاضِيَانِ، عالِيَانِ (حالت رفعی میں) یا قَاضِيَيْنِ، عَالِيَيْنِ (حالت نصبی و جری میں)۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں معرب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں اسموں میں مبنی بہت کم ہیں، ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مبنی ہیں، جن کا بیان آئندہ ہوگا، مبنیات کی اقسام سبق ۵۷ میں دیکھو۔

تنبیہ۴: ضَـمَـائِـر مَرْفُوْعَة مُنْفَصِلَة سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں، باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا، مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	ثَمَرٌ (الف)	پھل
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	جَمَلٌ (ج)	اونٹ
حَدِيْقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	چڑیا گھر	دِيْوَانٌ (ی، دَوَاوِيْنُ)	کچہری
دُكَّانٌ (ی)	دُکان	رَاكِبًا	سوار ہوکر
سُوْقٌ (الف)	بازار	سَيَّارَةٌ[1] (جمع: سَيَّارَاتٌ)	موٹر
سَيِّدٌ	سردار، آقا	سَيِّدَةٌ	ملکہ، شریف عورت، بی بی
فاصِلَةٌ	دُوری، فاصلہ	فَارِهٌ	سبک رفتار
كُمَّثْرٰى	امرود	مُزَيَّنٌ	آراستہ
مُصَلّٰى	نماز کی جگہ، عیدگاہ	نَاقَةٌ (جمع: نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ)	اُونٹنی
نُزْهَةٌ	تفریح		

مشق نمبر ۹ (الف)

اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

۱ اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ. ۲. اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ.

۳. اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ.

۴ ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ.

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے، قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

۵ جَاءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ.

٦ . رأىٰ حَامِدٌ أَسَدًا فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ.

٧ . أَكَلَ (کھایا) يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَ خَالِدٌ رُمَّانًا.

٨ جَاءَ أَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكِيْنَ.

٩ . ذَهَبَ[1] النِّسَاءُ إِلٰى دِهْلِيْ رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ.

١٠. رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ إِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ.

١١ يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ إِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ.

١٢ فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ.

١٣ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ.

١٤ جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ.

١٥ رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ.

١٦ هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟

١٧ لَا! بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ.

١٨ فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَةَ.

١٩. ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ.

٢٠ رَأَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِي الْمَيْدَانِ.

٢١. إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[2] لِأُولِي الْأَبْصَارِ.

---

[1] عاقل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں۔ [2] مبتداء مؤخر ہے انَّ کی وجہ سے منصوب ہے، فی ذلك خبر مقدم ہے، باقی جار مجرور مبتداء سے متعلق ہے۔

تنبیہ: اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں، ورنہ افعال کا بیان تو (درس ١٤) سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر٩ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

١ اَلْأُسَاتِذَةُ ______ وَالتَّلَامِذَةُ ______ .

٢ ______ جَالِسَةٌ عَلٰی ______ .

٣ جَاءَ ______ . رَاكِبًا عَلٰی ______ .

٤ رَأٰی ______ حَارِسًا جَالِسًا ______ الْبَابِ.

٥. ...... أَنْهَارًا... ...... فِی الْهِنْدِ.

٦ فِی الْهِنْدِ ______ . جَارِيَةٌ.

٧. هَلْ ذَهَبَ ______ ... إِلَى ______ ...؟

٨. ______ . أَسَدًا وَفِيْلًا فِیْ ______ ...

٩ ______ عَلِیٌّ... ...... عَلٰی ... ______

١٠. ______ وَ ______ . رَاكِبَيْنِ ......

١١ يَذْهَبُ ______ . إِلَى ______ الظُّهْرِ.

١٢. ...... عُثْمَانَ ______ مَكَّةَ .. ______ . أَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ایک اونچا پہاڑ۔
۲۔دوگزرے ہوئے مہینے۔
۳۔شہروں کے باغ کشادہ ہیں۔
۴۔مکّہ سے مصر تک دراز (لمبا) فاصلہ ہے۔
۵۔میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں۔
۶۔احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں۔
۷۔عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا۔
۸۔دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں۔
۹۔شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں۔
۱۰۔کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے؟

الدَّرْسُ الحَادِيْ عَشَرَ

اَلْإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُنکے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے:

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں حالت رفعی دراصل بَيْتَانِ

رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ میں نے مرد کے دو گھر دیکھے حالت نصبی " بَيْتَيْنِ

اَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ مرد کے دو گھروں کے دروازے حالت جرّی " "

هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ وہ لڑکے کے معلّمین ہیں حالت رفعی " مُعَلِّمُوْنَ

رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ لڑکے کے معلّمین کو میں نے دیکھا حالت نصبی " مُعَلِّمِيْنَ

بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ لڑکے کے معلّمین کا گھر حالت جرّی " "

۲۔ اَبٌ[۱] (باپ) اَخٌ[۲] (بھائی) فَمٌ[۳] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی، جیسے:

حالت جرّی	حالت نصبی	حالت رفعی
اَبِيْ	اَبَا	اَبُوْ
اَخِيْ	اَخَا	اَخُوْ
فِيْ	فَا	فُوْ

۱۔ اَبٌ کا تثنیہ اَبَوانِ یا اَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ ۲۔ تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَيْنِ اور جمع اِخْوَانٌ

۳۔ تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع اَفْوَاهٌ

تنبیہ ۱: لفظ "ذُوْ" (والا، مالک، صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی، لیکن "ذُوْ" اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے، ضمیر کی طرف نہیں ہوتا۔ ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ، ذِيْ مَالٍ. ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن. مؤنث ذَوَاتَان، ذَوَاتٌ. ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، جیسے: ذَوَا مَـــالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْ مَـــالٍ. ذَاتُ جَـمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَـا جَـمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَـمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲: اَبٌ، اَخٌ اور فَـمٌ جب ضمیر واحد متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِيْ (میرا باپ)، اَخِيْ (میرا بھائی)، فَمِيْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو تو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں گے اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں گے جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو، جیسے: بَيْتُ الْـوَزِيْـرِ وَبُسْتَـانُـهُ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ)، بُيُـوْتُ الْأُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور اُن کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں[1] ہوں گی:

	غائب		مخاطب		متکلّم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	کِتَابُهٗ[2]	کِتَابُهَا	کِتَابُكَ	کِتَابُكِ	کِتَابِيْ	کِتَابِيْ

[1] یہ ضمیریں مجرو متصل بہ اسم کہلاتی ہیں۔ [2] اس ایک مرد کی کتاب۔

تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلّم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو "ہٗ" پڑھیں: عَصَایَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی)، یَدَایَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصلہ بہ حرف کہلاتی ہیں۔ ان کی گردانیں درج ذیل ہیں:

	غائب		مخاطب		متکلّم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

اسی طور پر بِ کے ساتھ ملا کر بِهٖ (اسکے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

″ مِنْ ″ ″ مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ ″ مِنِّيْ، مِنَّا ″

″ عَلٰى ″ ″ عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ ″ عَلَيَّ، عَلَيْنَا ″

″ اِلٰى ″ ″ اِلَيْهِ (اس سے) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ ″ اِلَيَّ، اِلَيْنَا ″

تنبیہ ا: "لِ" (جو حرفِ جار ہے) ضمیر واحد متکلّم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ "لَ" پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا، اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (دِيْنِيْ) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

ضمیر واحد متکلّم "مِنْ" کے ساتھ لگےتو مِنِّیْ پڑھنا چاہیےاور "اِلٰی" اور "عَلٰی" کے ساتھ لگےتو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور "فِيْ" کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہیے۔

"هُمْ" اور "كُمْ" کے بعد جب کوئی اسم معرف باللام ہوتو ان دونوں کے میم کو ضمہ (ـُـ) دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو، جیسے: لَهُمُ الْمَالُ ولَكُمُ الْمَالُ.

۵۔ مرکب اضافی پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف پر فتحہ (ـَـ) پڑھتے ہیں، جیسے: يَـا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار)، يا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

تنبیہ ۲: حروف ندا کئی ہیں: جن میں سے "يَـا" زیادہ مستعمل ہے جس اسم پر حرف ندا داخل ہوا سے "مُنادیٰ" کہتے ہیں۔

منادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر میں ضمہ پڑھنا چاہیے، جیسے: يَـا زَيْـدُ (اے زید)، يَـا رَجُـلُ (اے مرد)، اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی (فقرہ ۵) میں لکھی گئی۔

منادیٰ معرف باللام ہو تو "يَـا" کے ساتھ "اَيُّهَا" (مذکر کے لیے) اور "اَيَّتُهَـا" (مؤنث کے لیے) لگانا چاہیے، جیسے: يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)، کبھی "يَـا" کے بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں، جیسے: اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد)، اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْ بَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامٌ	آگے، سامنے

اِنَّا (اِنَّنَا) بیشک ہم	بَنُوْهَاشم (ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے
خَتَنٌ داماد	خَلْفٌ پیچھے
دِرْهَمٌ درم (چاندی کا ایک سکّہ)	دِيْنَارٌ (جمع دنانیرُ) اشرفی
ذَهَبٌ سونا	رَاجِعٌ لوٹنے والا
رَشِيْدٌ ٹھیک سمجھ والا	سَاعَةٌ گھنٹہ، گھڑی، قیامت
سِنٌّ (الف) دانت	صِهْرٌ (الف) سُسرال
قَبِيْلَةٌ (جمع قبائل) قبیلہ، خاندان	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے) پاس
لِسَانٌ زبان، بولی	مَحْيَا زندگی، جینا
مَمَاةٌ موت، مرنا	نُسُكٌ عبادت، قربانی
وَسِخٌ میلا	

مشق نمبر۱۰

ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ دو۔

۱ يَاوَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُالْكَرِيْمِ؟	لَا! بَلِ اسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ.
۲ يَا عَبْدَاللّٰهِ! هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْهَاشِمٍ.
۳ اَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ! هٰذَا كِتَابِيْ اَيُّهَا الْاُسْتَاذُ.
۴ هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ؟	لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتَهُمْ بَلْ بَيْتُنَا.
۵ اَلَيْسَ هٰذَا كِتَابَ اَخِيْكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ اَخِيْ.
۶ هَلْ لَكَ اَخٌ يَا خَلِيْلُ؟	نَعَمْ يَا اُسْتَاذِيْ! لِيْ اِخْوَانٌ.

۷. هلْ هي أُخْتُكَ الصَّغيْرةُ؟	نعمْ! هيَ أُخْتي الصَّغيرةُ.
۸. أهذَا أخُو مُحمَّدٍ؟	لا! هُو أخُوْ عبْدالرّحْمن.
۹. أرَأَيْتَ أخا مُحمّدٍ؟	نعمْ! أخُوْ مُحمّد ليْ رفيْقٌ في الْمدرسة.
۱۰. هلْ هذا كتابُ أخيْ مُحمَّدٍ؟	نعمْ! هُوَ كتابُ أخيْه.
۱۱. هلْ رَأَيْت بنْتيْ خالدٍ؟	نعمْ! بنْتاهُ ذواتاعلْمٍ وجمالٍ.
۱۲. هلْ يداكَ نظيْفتانِ؟	نعمْ! يداي نظيْفتانِ.
۱۳. هلْ ثيابُ مُعلميْكُمْ نفيْسَةٌ؟	نعمْ! ثيابُهُمْ نفيسةٌ.
۱٤. هلْ عنْدكَ ساعةُ فضَّةٍ؟	نعمْ! وعنْد اُمّيْ ساعةٌ من الذّهبِ.
۱۵. هلْ علَيْكَ لَهُ دراهمُ؟	نعمْ! عليَّ لهُ دراهمُ، ولي عليْه دنانيْرُ.
۱٦. هلْ ذهب ابْنُ الْملك وسُتّهُ الى شمْلة.	لا! بلْ هُماذاهبانِ الى حيْدرآباد.

۱۷. سيِّدُ الْقوْمِ خادمُهُمْ. (الحديث)

۱۸. فيْ فيْنَا (ای فيْ فمنَا) لسانٌ وأسْنانٌ.

۱۹. لسانُكُمْ عربيٌّ ولسانُنَا هنْديٌّ.

۲۰. إبْنُ ابيْ بَكْرٍ الْكَبيْرُ عبْدُ اللّٰه

۲۱. أبُوْ بكْرٍ وعُمرُ هُما صهْرا رَسُوْل اللّٰه وَعُثْمانُ وعليٌّ، ختَناهُ.

۲۲. بنْتَاأبي الْحسن وابْناهُ صَالحُوْن.

۲۳. مُعلّمُوْا مدْرسة الْمُسْلميْنَ رجالٌ منَ الْعُلماء الْكبار.

۲٤. لَنا اَعْمَالُنَا ولَكُمْ اعْمالُكُمْ. ۲۵. أَلَيْس منْكُمْ رجُلٌ رشيْدٌ؟

٢٦ وربُّك الغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمة.
٢٧ انَّ صلٰوتيْ ونُسُكيْ ومحْياي ومماتيْ للّٰه ربّ الْعلَمِيْن.

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ[1] بتاؤ

١ هما غلامان صالحان.

٢ هما غلامازيد.

٣ هم معلّمون.

٤ هم معلّموا المدرسة.

٥ يدا بنت الحسن نظيفتان ورجلا ها وسختان.

٦ انّ النساء الصالحات معلّمات في مدرسة البنات.

٧ هذا فرس غلام ابن الوزير.

٨ ولد المرأة العاقلة قائم.

٩ ابن المرأة العاقل جالس أمامَ المعلّم.

١٠ بنت الرجل الصالحة جميلة.

١١ أرأيت الأسد الكبير في حديقة الحيوانات؟

١٢ هل هو قاض عادل؟

١٣ أرأيت القاضي العادل؟

---

[1] لازمی نہیں ہے۔

١٤. هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة.

١٥. ضرب ابو خالد اباحامد.

١٦. عثمان رأىٰ زينب عند فاطمة.

١٧. يا عبد الكريم! هل رأيت معلّمي مدرستنا؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ۳: اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں، عربی ترجمہ میں واحد بھی لاسکتے ہیں اور جمع بھی، عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھیں سبق ۶ تنبیہ۴) حذف نہ کرو، اگرچہ اُردو میں حذف کرسکتے ہیں۔

۱۔ تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
۲۔ عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
۳۔ کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
۴۔ کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
۵۔ کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
۶۔ تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَـلْ) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
۷۔ تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔

۸۔ تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
۹۔ کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

۱۔ اعراب کیا ہے؟

۲۔ اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

۳۔ اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

۴۔ اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جری میں کب؟

۵۔ تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

۶۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟

۷۔ اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

۸۔ اَلْقَاضِيْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے؟

۹۔ اَلْقَاضِيْ سے لامِ تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے؟

۱۰۔ اَلْعَالِيْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

۱۱۔ اسم مبنی کسے کہتے ہیں؟ ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

۱۲۔ تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟
۱۳۔ أَبٌ، أَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلّم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھیں گے؟
۱۴۔ اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟
۱۵۔ "ذُوْ" کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ وجمع ومؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟
۱۶۔ دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟
۱۷۔ مضاف پر حرفِ نداء داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟
۱۸۔ ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کونسی ضمیریں کہتے ہیں؟
۱۹۔ "علٰی" کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کریں۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (أَسْمَاءُ الْإِشَارة) ہیں، اور ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هذَا (یہ ایک مرد)	هذان (حالت رفعی) هذَيْن (حالت نصبی وجری) یہ دو مرد	هؤُلَاءِ یہ بہت مرد
مؤنث	هذه (یہ ایک عورت)	هاتَان (حالت رفعی) هاتَيْن (حالت نصبی وجری) یہ دو عورتیں	هؤُلاء یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کیلئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) انکی عام صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذاك یا ذلك (وہ ایک مرد)	ذانك (حالت رفعی) ذيْنك (حالت نصبی وجری) وہ دو مرد	أُولاء كَ جو اکثر أُولٰئك لکھا جاتا ہے، وہ بہت مرد
مؤنث	تـــاك یا تيْك یا تلْك وہ ایک عورت	تانك (حالت رفعی) تيْنك (حالت نصبی وجری) وہ دو عورتیں	أُولاء كَ جو اکثر أُولٰئك لکھا جاتا ہے، وہ بہت عورتیں

تنبیہ ۱: اصل میں اسمائے اشارہ ذا، ذان وغیرہ بغیر "ھا" اور "کَ" کے ہیں، مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: کذٰلك (ویساہی، ایساہی) اور ھکذا (ایساہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳: اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا، یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلك" میں ہوتی ہے، جیسے: ذٰلكَ، ذٰلكُما، ذٰلكُمْ، ذٰلكِ، ذٰلكُنَّ، ان سب کے معنی ایک ہی ہیں، ذٰلكُما رَبُّكُما (وہ تم دونوں کا رب ہے)، ذٰلِكُمُ اللّٰہُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ ۴: اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر جملے کا ایک جزء یعنی مبتدا، فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

۳۔ مشار الیہ ہمیشہ معرف باللام یا مضاف ہوتا ہے۔

۴۔ اگر مشار الیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیے، جیسے: ھذ الْکتَاب (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے، جیسے: کِتابُکُمْ ھذا (تمہاری یہ کتاب)، ابْنُ الْملك ھذا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے ھـذا کِتـابُکُمْ تو اس

کے معنی ہوں گے" یہ تمہاری کتاب ہے" اس صورت میں "کِتَابُکُمْ" مشار الیہ نہیں بلکہ خبر ہے، اسی لیے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشار الیہ کے) جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں:

(أ) اگر خبر معرف باللام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملۂ اسمیہ کے بیان میں آپ نے پڑھا ہے)، جیسے: هٰذا هُوَ الْكِتابُ (یہ کتاب ہے)، أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ (یا وہی لوگ) فلاح پانے والے ہیں)۔

ان مثالوں میں مشار الیہ مقدر (دل میں پوشیدہ) ہے گویا دراصل یہ ہے: هٰذا الشَّيْءُ هُوَ الْكِتابُ، أُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

(ب) اگر خبر معرف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں، جیسے. هٰذا كِتابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، اس مثال میں بھی مشار الیہ مقدر ہے۔

(ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں، جیسے: هٰذا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے)، هٰذا كِتابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔

البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں، جیسے: هٰذا هُوَ كِتابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے)، ذٰلِكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ۵: ابْنُ الْمَلِكِ هٰذا اور هٰذا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کر لو۔

تنبیہ۶: "هٰهُنَا" یا "هُنَا" (یہاں) اور "هُنَاكَ" (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں، ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۱۱

تِيْنٌ	انجیر	حُمْرَةٌ	سرخی
خَالٌ (الف، اَخْوَالٌ)	ماموں	خَالَةٌ	خالہ
لاریْبَ	کچھ شک نہیں	عَمٌّ (الف)	چچا
عَمَّةٌ	پھوپھی	اَلْمُتَّقِيْ	پرہیزگار
مَطْلُوْبٌ	مقصود	مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ
هُدًى	ہدایت	وَجْهٌ (ب)	منہ
قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اس مرد نے کہا	قَالَتْ (مؤنث)	اُس عورت نے کہا
كَاَنَّ	گویا کہ، جیسا کہ	رَيْبٌ	شک

مشق نمبر۱۱

١. هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ.

٢. هٰذِهِ اِمْرَأَةٌ حَسَنَةٌ.

٣. هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ.

٤. هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ.

۵ كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهُ.

۶. كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ.

۷. إِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ.

۸. تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ.

۹ هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيفَتَانِ.

۱۰. أَهٰذَا أَخُوكَ أَمْ ذَاكَ؟

۱۱. ذَاكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ.

۱۲ هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَتِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهِ عَمَّتِيْ.

۱۳. وَجْهُ هٰذِهِ الْإِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ.

۱٤. أُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ أَمَامَ مُعَلِّمَةٍ.

۱۵. هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ.

۱۶ تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ.

۱۷. فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ.

۱۸. ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ.

۱۹ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

۲۰. قِيْلَ (کہا گیا) أَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟

۲۱ قَالَتْ كَأَنَّهُ (گویا کہ وہ) هُوَ.

۲۲ إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ.

۲۳۔ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَونَ. (دیکھو سبق ۱۰-۷)

۲٤ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ یہ طبیب عالم ہے۔

۲۔ میرا یہ دوست دولتمند ہے۔

۳۔ وہ دوست (جمع) دولتمند ہیں۔

۴۔ بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے۔

۵۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔

۶۔ وہ اُونٹنی خوبصورت ہے۔

۷۔ یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے۔

۸۔ اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟

۹۔ وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں۔

۱۰۔ یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں۔

۱۱۔ وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اُس کی ماں۔

سوالات نمبر۶

۱۔ اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

۲۔ اسماءِ اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

۳۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

۴۔ مشارالیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

۵۔ مشارالیہ معرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیے؟

۶۔ جب اسم اشارہ بغیر مشارالیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

۷۔ کِتَابُکُمْ هٰذا اور هٰذا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟

۸۔ ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُما، ذٰلِكُنَّ. ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

۹۔ ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے "كَ" میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَر

أَسْمَاءُ الْإِسْتِفْهَامِ

۱۔ مَنْ (کون)، ما (کیا)، ماذا (کیا)، اَیْشَ[۱] (کیا)، ایُّ (کونسا)، ایَّةٌ (کونسی)، کَمْ (کتنا، کتنی)، کَیْفَ (کیسا، کیسی)، اَیْنَ (کہاں)، متٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے، کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱: اسمائے استفہام ''ایٌّ'' اور ''ایَّةٌ'' کے سوا سب مبنی ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۰۔۹)

تنبیہ ۲: سبق ۶ تنبیہ ۲ میں تم نے پڑھا ہے کہ ''هَلْ'' اور ''أ'' سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں، یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے البتہ اسمائے استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسمائے استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں، جیسے: مَنْ أَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟)، مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے، جیسے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب)، یا اسم استفہام پر ''لِ'' (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں، جیسے: لِمَنِ الْكِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)۔

۳۔ حروف جارہ (دیکھو سلسلۃ الفاظ نمبر ۶) اسمائے استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں، جیسے: لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِكَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ

[۱] اصل اَیُّ شَیْءٍ

(کہاں کو)، منْ اينَ (کہاں سے)، الى متى (کب تک)، ممّا دراصل "منْ ما" (کس چیز سے)، ممّنْ دراصل "منْ منْ" (کس شخص سے)، عـمّا = "عَنْ ما" تھا (کس چیز سے، کس چیز کی نسبت)، فيْما (کس چیز میں)۔

۴۔ مـا بعض حروف جارہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے، چنانچہ لـمـا سے لم، عمّا سے عمَ، فيْما سے فِيْم ہو جاتا ہے۔

۵۔ ايُّ اور ايَّةُ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں، جیسے: ايُّ رَجُـلٍ يا ايُّ الرِّجال (کونسا مرد)، ايَّةُ مرْأةٍ يا ايَّةُ النّساء (کونسی عورت)، سمجھ لیں "ايُّ" کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرّف باللّام جمع۔

۶۔ كَـمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے، جیسے: كَـمْ دِرْهـمـا عـنْـدكُـمْ (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟)، كمْ سنةً عُمْرُك (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟)

۷۔ كَـمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے اسے كـمْ خبـريَّة کہتے ہیں، اُس وقت اُس کے معنی ہوں گے "کئی ایک" یا "بہتیرے"، كَمْ خبريَّة کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی "جمع"، جیسے: كَـمْ عبْدٍ يا عَبِيْـدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہت سارے غلام آزاد کردیئے)۔

كَمْ استفہامیہ کے بعد کثر اور خبریہ کے بعد اکثر "منْ" کا بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: كَمْ مِنْ رُبَيَّةٍ عنْدكَ؟، كَمْ منْ دِيْنَارٍ يا دنانيْرَ[1] صرفْتُها عَلَى الْفُقراءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر خرچ کیں)۔

---

[1] غیر منصرف ہے اس لیے حالت جری میں فتحہ دیا گیا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر۱۱

أَمْرٌ	کام، حکم	بَيْنَ	درمیان
حِبْرٌ	سیاہی	خَمْسَةٌ	پانچ
رُبِيَّةٌ	روپیہ	سَمِيْنٌ (ج)	فربہ
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	عَافِيَةٌ	آرام
عَصًا	لاٹھی	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل، سیسہ کا قلم	قَهَّارٌ	زبردست
وَاحِدٌ	ایک	يَمِيْنٌ	دایاں ہاتھ، دائیں
يَسَارٌ	بایاں ہاتھ، بائیں		

مشق نمبر۱۲ (الف)

۱. مَا هٰذَا؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ.
۲. وَمَا ذَاكَ؟	ذَاكَ قَلَمُ الحِبْرِ.
۳. مَا هٰذِهِ؟	هٰذِهِ دَوَاةٌ.
٤. وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ؟	فِيْ الدَّوَاةِ حِبْرٌ.
٥. مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ؟	هٰذَانِ عَمِّيْ وَخَالِيْ.
٦. وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا؟	تِلْكَ أُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ.
۷. أَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ؟	ذَاكَ أَخِيْ الْكَبِيرُ حامِدٌ.
۸. مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ؟	هٰؤُلَاءِ أَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ.

۹ مَنْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ.
۱۰ اَيْنَ أَخُوْكَ الصَّغِيْرُ؟	هُوَ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.
۱۱ مَتٰى ذَهَبَ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ.
۱۲ لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ؟	هٰذَا هُوَ كِتَابِيْ.
۱۳ مَنْ رَبُّكَ؟	اَللّٰهُ رَبِّيْ.
۱۴ مَنْ نَبِيُّكَ؟	مُحَمَّدٌ رسولُ اللهِ نَبِيِّي.
۱۵ مَا دِيْنُكَ؟	اَلْإِسْلَامُ دِيْنِيْ.

مشق نمبر ۱۲ (ب)

۱ مَا اسْمُكَ يَا وَلَدُ؟	اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ.
۲ ما اسْمُ أَبِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟	إِسْمُهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ.
۳ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ.
۴ اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ.
۵ كَيْفَ حَالُكُمْ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ.
۶ كَمْ وَلَدًا لَكَ يَاخَالِدُ؟	لِيْ خَمْسَةُ أَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ.
۷ كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا سَيِّدِي! خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ.
۸ كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ؟	لِيْ أُخْتَانِ وَأَخٌ وَاحِدٌ.

۹ بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
۱۰ لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا جَالِسٌ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ.
۱۱ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى؟	هِيَ عَصَايَ.
۱۲ قَالَ: اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟	قَالَتْ: هُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ.
۱۳ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ.
۱٤ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ؟	أَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ.

مشق نمبر ۱۲ (ج)

ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھتے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھیں۔

۱ مَا هٰذَا؟	۲ ما هذه؟
۳ مَا ذَاكَ؟	٤ مَا تِلْكَ؟
٥ مَنْ هٰذَا؟	٦ مَنْ هٰذَانِ؟
۷ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟	۸ اَيْشَ اسْمُكَ؟
۹ اَيْنَ أَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ؟	۱۰ مَا اسْمُ أَخِيْكَ؟
۱۱ مَنْ ضَرَبَ أَخَاكَ؟	۱۲ مَنْ ضَرَبَ أَخِيْ؟
۱۳ كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ؟	۱٤ بِنْتُ مَنْ هٰذِهِ؟
۱٥ اَيْنَ أَبُوْهَا؟	۱٦ أَرَأَيْتَ أَبَاهَا؟
۱۷ أَرَأَيْتَ بَيْتَ أَبِيْهَا؟	۱۸ اَيَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ أُمِّكَ؟

۱۹۔ كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ؟ سَهْلٌ اَمْ ۲۰۔ مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰى بَمْبَائِي؟ صَعْبٌ؟

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ تم کون ہو؟	جناب! (یا سیّدی) میں حامد ہوں۔
۲۔ تمہارے والد کا نام کیا ہے؟	میرے والد کا نام حسن ابن علی ہے۔
۳۔ عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔
۴۔ تمہارے سامنے کون عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے۔
۵۔ اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
۶۔ وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں۔
۷۔ آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس لڑکے حاضر ہیں۔
۸۔ محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں۔
۹۔ یہ کتاب کتنے کی ہے؟	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
۱۰۔ خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب! میرے دو بھائی ہیں۔
۱۱۔ یہ چھوٹا کتا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کتا ہے۔
۱۲۔ ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں۔
۱۳۔ تمہارا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کریں

تنبیہ: چھٹے سبق میں جملۂ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملۂ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے، یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔ جملۂ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریّہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیّہ ہوگا جسے "انشائیّة" بھی کہتے ہیں۔

جملۂ اسمیہ خبریہ	١. حَامِدٌ جالِسٌ مبتدا خبر	٢. عَلِيٌّ رَجُلٌ سَخِيٌّ مبتدا موصوف صفت مل کر خبر
جملۂ اسمیہ استفہامیہ	٣. مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟ اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر)	
جملۂ فعلیہ استفہامیہ	٤. هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوبًا اِلٰى خَالِدٍ؟ حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل)	

سوالات نمبر ۷

۱۔ اسمائے استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟

۲۔ اسمائے استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

۳۔ اسمائے استفہام میں کونسا لفظ مُعرب ہے؟

۴۔ "کَمْ"، کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

۵۔ ”اَیٌّ“ اور ”اَیَّةٌ“ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔
۶۔ ”عَمَّ“ اور ”فِیْمَ“ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

١ لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؟
٢ هل هو عمّك؟
٣ وأيّة مرأة قائمة عند باب دارك ولماذا؟
٤ ومن عن يمينها؟ هل هو ولدها الكبير؟
٥ كم لك من الناقات يا صالح و كم لك من البقرات؟
٦ كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة؟
٧ هل أرسل محمود مكتوبا الى أبيه؟
٨ نعم يا سيّدى! كم[1] مكتوب أرسل محمود إلى ابيه لٰكن ماجاء جواب من عنده.

---

[1] کَمْ خبریہ ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے، جیسے: کَتَبَ (اُس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا، جیسے: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)۔

بعض علماء صرف امر حاضر (اُکْتُبْ: لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲۔ حروفِ اصلیہ[۱] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں، جیسے: کَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں، جیسے: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ۱: لفظ کے حروفِ اصلیہ کو ''مادّہ'' کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں، یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی ''لکھنا ہیں'' اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں ''اُس نے لکھا۔'' ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے، جیسے: تَعَلَّمُوا الْكِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو)۔ اَلْكِتَابَةُ کَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

[۱] حروفِ اصلیہ اور حروفِ زوائد کا بیان سبق ۸ میں گذر چکا ہے۔

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغۂ واحد مذکر غائب فعل، فَعَلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل ''سبق ۱۶'' اور چار حرفی فعل کا بیان ''سبق ۲۵'' میں ہوگا۔

اَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے تمام صیغے حسب ذیل ہیں۔

(دائیں سے بائیں)		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَتَبَ	كَتَبَا	كَتَبُوْا
		اُس ایک مرد نے لکھا	اُن دو مردوں نے لکھا	اُن بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	كَتَبَتْ	كَتَبَتَا	كَتَبْنَ
		اُس ایک عورت نے لکھا	اُن دو عورتوں نے لکھا	اُن بہت عورتوں نے لکھا
مخاطب	مذکر	كَتَبْتَ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُمْ
		تو ایک مرد نے لکھا	تم دو مردوں نے لکھا	تم بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	كَتَبْتِ	كَتَبْتُمَا	كَتَبْتُنَّ
		تو ایک عورت نے لکھا	تم دو عورتوں نے لکھا	تم بہت عورتوں نے لکھا
متکلّم	مذکر	كَتَبْتُ	كَتَبْنَا	كَتَبْنَا *
		میں ایک مرد نے لکھا	ہم دو مردوں نے لکھا	ہم بہت مردوں نے لکھا
	مؤنث	كَتَبْتُ *	كَتَبْنَا *	كَتَبْنَا *
		میں ایک عورت نے لکھا	ہم دو عورتوں نے لکھا	ہم بہت عورتوں نے لکھا

تنبیہ ۲: کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ "كَتَبْتُمَا" دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اس کے دُہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان (*) ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳: فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو "ضمائر مرفوعہ متصلہ" کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴: كَتَبَـــتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں، جیسے: كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوْبَ (اُستانی نے خط لکھا)۔ اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت ان کا تلفظ نہ کریں، جیسے: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوْبَ، اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوْبَ.

۵۔ فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں، جیسے:

شَرِبَ (اُس ایک مرد نے پیا) شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک۔

كَرُمَ (وہ ایک مرد بزرگ ہوا) كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک۔

۶۔ فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں، ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے، جیسے كَتَبَ سے كُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا)، كَرُمَ سے كُرِمَ.

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے، اُسی کو نائب الفاعل

(فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں، جیسے: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اِس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ "مَا"[1] (نافیہ) لا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے، جیسے: مَا كَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا)۔

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمہ میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں، جیسے: قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)۔

۹۔ پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزء فعل ہو وہ جملۂ فعلیہ ہے۔ جملۂ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالتِ رفعی میں ہوتا ہے، جیسے: جَلَسَ زَيْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدی ہو تو تیسرا جزء مفعول ہوتا ہے جو حالتِ نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھیں سبق ۱۰)، جیسے: أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا (زید نے روٹی کھائی)۔ ان کے سوا باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں، جیسے: مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)، فِي الْبَيْتِ (گھر میں)، اَلْيَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں، جیسے: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْيَوْمَ اور لَكُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔

۱۰۔ جملۂ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا۔ (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع)، البتہ

[1] مَا نافیہ ہے۔

فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ، جیسے: كَتَبَ وَلَدٌ، كَتَبَ وَلَدَانِ، كَتَبَ أَوْلَادٌ، كَتَبَتْ ابْنَةٌ، كَتَبَتْ ابْنَتَانِ اور كَتَبَتْ بَنَاتٌ. مگر فاعل پہلے آئے تو فعل وفاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیل[1] ''سبق ۱۸'' میں لکھی جائے گی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ: ۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کریں خصوصاً مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

أَكَلَ (يَأْكُلُ)	کھانا	بَعَثَ (يَبْعَثُ)	بھیجنا
تَرَكَ (يَتْرُكُ)	چھوڑنا	خَرَجَ (يَخْرُجُ)	نکلنا
دَخَلَ (يَدْخُلُ)	داخل ہونا	طَلَبَ (يَطْلُبُ)	مانگنا، بلانا
طَلَعَ (يَطْلُعُ)	طلوع ہونا	غَرَبَ (يَغْرُبُ)	غروب ہونا
غَلَبَ (يَغْلِبُ)	غالب ہونا	فَتَحَ (يَفْتَحُ)	فتح کرنا، کھولنا
فَرِحَ (يَفْرَحُ)	خوش ہونا	فَهِمَ (يَفْهَمُ)	سمجھنا
قَتَلَ (يَقْتُلُ)	قتل کرنا	نَجَحَ (يَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

[1] دوسرا حصہ

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	اَلَّذِیْنَ	جو لوگ، وہ لوگ جو
اَلْاٰن	ابھی	اِلَی الْاٰنَ	اب تک
تَمْرِیْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	جَنَّۃٌ	باغ
جَمِیْعٌ	سب کے سب	زَرْعٌ (ب)	کھیتی
سَارِقٌ	چور	شَهَادَۃٌ	گواہی، سند
طَعَامٌ	کھانا	اَلْعَامُ	سال، سال رواں
غُلَامٌ	لڑکا، غلام، خادم	فَرْحٌ (مصدر)	خوشی، خوش ہونا
فِئَۃٌ	گروہ، جماعت	قَوْلٌ (الف)	بات
کَاَنَّمَا	گویا کہ	کَمَا	جیسا کہ
لِاَنَّ	اس لیے کہ	اَلْمُسْتَشْفٰی	شفاخانہ، ہسپتال
مَرِیْضٌ (جمع مرضی)	بیمار	اِلَّا	مگر
فَـ	تو، پھر، کیونکہ، پس	جُزْءٌ	ٹکڑا، پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ[1]	اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ[2]
هُوَ (یا رَشِیْدٌ) قَرَءَ الْقُرْاٰنَ.	هُوَ (یا الْقُرْاٰنُ) قُرِءَ.
قَرَءَ رَشِیْدُنِ الْقُرْاٰنَ.	قُرِءَ الْقُرْاٰنُ.

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ [2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

هُمَا (يَا رَجُلَانِ) قَرَءَا كِتَابًا.	هُمَا (يَا رَجُلَانِ) طُلِبَا.
هُمْ (يَا اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ.	هُمْ (يَا اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا.
هِيَ (يَا بِنْتُ) كَتَبَتْ مَكْتُوْبًا.	هِيَ (يَا بِنْتُ) طُلِبَتْ.
هُمَا (يَا بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ.	هُمَا (يَا بِنْتَانِ) طُلِبَتَا.
هُنَّ (يَا اَلْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ.	هُنَّ (يَا اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ.
اَنْتَ اَكَلْتَ تُفَّاحًا.	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰى لَاهَوْر.
اَنْتُمَا اَكَلْتُمَا رُمَّانًا.	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰى كَرَاتِشِي (کراچی)
اَنْتُمْ اَكَلْتُمْ بِطِّيْخًا.	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلٰى مَكَّةَ.
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ.	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ.	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى الْبَيْتِ.
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ.	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى.
اَنَا شَرِبْتُ مَاءً.	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰى دِهْلِي.
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا.	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰى كَلْكَتَّةَ.

مشق نمبر ۱۳ (ب)

١. يَا رَشِيْدُ! هَلْ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِيْ! قَرَأْتُ جُزْءً مِنْهُ.
٢ هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوْبَ اِلٰى اَبِيْكَ؟	نَعَمْ! كَتَبْتُ الْبَارِحَةَ.
٣. مَتٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَى الْاٰنَ.

٤ هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ! غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ.
٥ مَاذَا أَكَلْتِ الْيَوْمَ يَامَرْيَمُ؟	يَا سَيِّدِي! أَكَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ.
٦ اِلَى اَيْنَ بُعِثَ أَبُوْكِ؟	بُعِثَ أَبِي إِلَى اِلٰه آباد.
٧ مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟	هِيَ أُمِّيْ دَخَلَتِ الدَّارَ.
٨ وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا أَخَوَايَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ.
٩ مَنْ ضَرَبَ أُخَيَّيْكَ؟[1]	ضَرَبَتْهُمَا أُمِّيْ.
١٠ هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا! مَافُتِحَ إِلَى الآنَ.
١١ لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَ رَشِيْدٌ؟	لِأَنَّ هُمَا نَجَحَا فِي الْإِمْتِحَانِ
١٢ كَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَدًا فِيْ هٰذَا الْعَامِ.
١٣ هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَافَهِمْنَا قَوْلَكُمْ.
١٤ لِمَ مَافَهِمْتُمْ كَلَامِيْ؟	لِأَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِيٌّ.
١٥ لِمَ طُلِبْتَ فِي الدِّيْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ.
١٦ لِمَ بُعِثْتِ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى يَااُخْتِيْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِيْضِ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰى)

مشق نمبر ۱۳ (ج)

من الْقُرْاٰن

١ كَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ.

[1] اَخٌ کا تثنیہ اخوان یا اُخَوَیْن۔

٢ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.

٣ كَمْ (خبریہ) تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ وَ زُرُوْعٍ وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ. (شاندار مقامات)۔

٤ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ.

٥. فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

٦. فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ.

٧. كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ.

٨. وَاِذَا[1] الْمَوْءُوْدَةُ[2] سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کریں

تنبیہ: اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

۱۔ حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں! اب تک اُس نے کھانا نہیں کھایا۔
۲۔ تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں! میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا۔
۳۔ تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا۔
۴۔ تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں! ایک گھنٹہ پہلے وہ مدرسہ گئی۔

[1] جب　[2] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی)۔

۵۔ آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا۔
۶۔ مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلّمین ہیں۔
۷۔ وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔
۸۔ تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی۔
۹۔ تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے۔
۱۰۔ کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں! ایک بڑا شیر قتل کیا گیا۔
۱۱۔ شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)؟	جناب! شیر کو میں نے مارا۔
۱۲۔ تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانہ حال واستقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے، جیسے: يَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

۲۔ "ی"، "ت"، "ا" اور "ن" علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع (ـُـ) دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے يَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ. مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

	(دائیں سے بائیں)	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	يَفْتَحَانِ	يَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	يَفْتَحْنَ
مخاطب	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِيْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	″ (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	″	″

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے، یَفْعَلُ ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ جیسے فَتَح کا مضارع یَفْتَحُ، ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ[1] لکھی جائے گی۔

تنبیہ۱: تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ۲: ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامت مضارع کو ضمہ (ـُ) اور ماقبل آخر سے پہلے والے حرف کو فتحہ (ـَ) دو، جیسے: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)۔ یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ، یَکْرُمُ سے یُکْرَمُ.

۵۔ مضارع مثبت کو منفی بنانے کے لیے اکثر "لَا" لگایا جاتا ہے کبھی "مَا" بھی لگا دیتے ہیں، جیسے: لَایَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَایَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ۳: مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو "سَ" یا "سَوْفَ" (عنقریب) لگا دیں، جیسے: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے)۔

۶۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں، عربی میں اس کی دو

[1] سبق ۱۲، حصہ دوم میں۔

قسمیں ہیں: (۱) متصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔ (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالت نصبی میں ہوتا ہے اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھیں درس:۱۱) صرف واحد متکلم میں "ـیْ" کی جگہ "نِيْ" لگانا پڑتا ہے، جیسے:

ضَرَبَهُ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَنَا تک اور يَضْرِبُهُ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا)، يَضْرِبُهُمَا سے يَضْرِبُنِيْ، يَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہیں۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا)، ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

۸۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

اِيَّاهُ (اسی ایک مرد کو)، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور "حَصْر" پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ ان کو فعل پر مقدم کر دیں، جیسے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ: ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔

خَلَقَ (يَخْلُقُ) پیدا کرنا	عَمِلَ (يَعْمَلُ) کرنا، عمل کرنا
رَفَعَ (يرْفعُ) اُٹھانا، بلند کرنا	فَطَرَ (يفْطُرُ) پیدا کرنا
سَئَلَ (يَسْئَلُ) پوچھنا، سوال کرنا	فَعَلَ (يفْعلُ) کرنا
ظَلَمَ (يَظْلِمُ) ظلم کرنا	مَلَكَ (يمْلكُ) مالک ہونا
عَبَدَ (يَعْبُدُ) پوجنا، بندگی کرنا	نَظَرَ (يَنْظُرُ) دیکھنا
إِبِلٌ (اسم جنس) اُونٹ	اَهَمُّ بہت توجہ کے قابل بہت ضروری
اِنَّمَا صرف، اور کچھ نہیں	صَبَاحًا صبح کے وقت
بَرِيْئٌ بَری، الگ	مَسَاءً شام کے وقت
بَطَنٌ (ب) پیٹ	ضُرٌّ نقصان
جُزْءٌ کسی چیز کا ایک ٹکڑا، قرآن کا پارہ	عَابِدٌ پوجنے والا
جرِيْدَةٌ (جمع. جرائد) اخبار	قَهْوَةٌ کافی
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ) جامع مسجد	مَعَاذَاللّٰهِ خدا کی پناہ، خدا بچائے
رَادِيُو ریڈیو	اِيْ وَاللّٰه (اس کا مختصر ایو) خدا کی قسم
أَمْسِ کل (جو دن گذر گیا)	وَجَعٌ درد
غَدًا کل (جو دن آنیوالا ہے)	يَتِيْمٌ (جمع يتامى) جس بچے کا والد گذر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

۱ هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟	نَعَمْ! اَفْهَمُهُ قَلِيْلًا.
۲ مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ؟	تَكْتُبُهُ اُخْتِيْ مَرْيَمُ.
۳ مَاشَاءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَاَنْتَ لَاتَكْتُبُ	يَاسَيِّدِي! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجْعٌ.
۴ اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ يَا اَحْمَدُ؟	اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ.
۵ مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ.
۶ يَا اَوْلَادُ! اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ؟	يَا سَيِّدَنَا! نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْاَدَبِ.
۷ هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ؟	نَحْنُ لَانَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَةَ.
۸ هَلْ بُعِثْتُمْ اِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ؟	لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ.
۹ مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰى بَمْبَايِ (بمبئی)؟	طَلَبَنَا اَبُوْنَا اِلٰى بَمْبَايِ.
۱۰ هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ؟	اَللّٰهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ.
۱۱ مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ؟	اِنَّمَا اَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِيْ.
۱۲ هَلْ رَاَيْتُمُوْنَا اَمْسِ فِي الْجَامِعِ؟	لَا وَاللّٰهِ! مَارَاَيْنَاكُمْ هُنَاكَ.
۱۳ هَلْ تَسْمَعُ اَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ؟	اِيْ وَاللّٰهِ! اَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً.

١٤ وهلْ تقْرَءُ الْجرَائدَ؟	كَيْفَ لَا اَقْرَءُ ها وهي مِنْ اهمّ الْأُمُوْرِ.
١٥ ماذَا تَعْلَمُ فِيْ هذه الْحرْبِ الْعَظِيْمَة؟	معاذَ اللّٰه منْ شَرّهَا. فَانَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْب.

مشق نمبر۱۴(ب)

من القُرْاٰن

١ وَلِلّٰه الْعِزَّةُ ولِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ولٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يعْلَمُوْنَ.

٢ لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ برِيْئُوْنَ ممَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْءٌ ممَّا تَعْمَلُوْنَ.

٣ اِنَّ اللّٰهَ لَايَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا ولٰكنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يظْلِمُوْنَ.

٤ قُلْ لا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا.

٥ اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا (ناجائز طور پر) اِنَّما يَأْكُلُوْن فيْ بُطُوْنهمْ نَارًا.

٦ وماَ[1] لِي لَا اَعْبُدُ الَّذيْ فَطرنِيْ؟

---

[1] یہاں ما استفہامیہ ہے، مالي کے معنی ہوں گے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

۷ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟

۸ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا[۱] تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ. وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (دِيْنِيْ).

۹ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب! میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں۔
۲۔ تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
۳۔ آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔
۴۔ دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔
۵۔ کیا تو آج تفریح کے لیے جائے گا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤں گا۔
۶۔ محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا۔
۷۔ تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے۔
۸۔ تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں۔
۹۔ ہم سے کونسی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے ہیں۔
۱۰۔ کیا تم ہر روز[۲] قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

۱ ما موصولہ ہے یعنی "جو"، "جس کو" ۲ كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز

عربی میں ایک خط

اَنَا اَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَخِي الصَّغِيْرِ وَكَتَبْتُ فِيْهِ:

أَيُّهَا الْأَخُ الْعَزِيْزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

اَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا[1] تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَرَأْتُ وَرُفَقَائِي الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْأَدَبِ فِيْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْآنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا اَكْتُبُ مَكْتُوْبًا فِي الْعَرَبِيِّ. وَسَنَبْدَأُ[2] (اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

يَا أَخِيْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَإِنَّهُ سَهْلٌ جِدًّا، لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[3] فِي الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ. نَحْنُ قَرَأْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا. وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِيَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا[4] يَحْسَبُهُ الطَّالِبُوْنَ.

اُطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ اٰمِين.

وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ

عَبْدُالرَّحْمٰن

---

[1] جب [2] بدء = شروع کرنا۔ [3] جو کتابیں رائج ہیں۔ [4] جیسا کہ خیال کرتے ہیں اس کو۔

سوالات نمبر ۸

۱۔ فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

۲۔ فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

۳۔ لفظ کا مادّہ کسے کہتے ہیں؟

۴۔ افعال مجرد میں کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے بنتا ہے؟

۵۔ افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

۶۔ فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

۷۔ ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

۸۔ عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

۹۔ فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟

۱۰۔ فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

۱۱۔ ضَرَبَهُ میں "ہٗ" کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

۱۲۔ اِيَّاكَ کیا لفظ ہے؟

۱۳۔ ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟

۱۴۔ فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

۱۵۔ علاماتِ مضارع کیا ہیں؟

۱۶۔ تَكْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَكْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟

۱۷۔ مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

۱۸۔ "سَ" یا "سَوْفَ" لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تمّ الجزء الاوّل من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب فالحمد لله ويليه الجزء الثاني.

الحمدللہ "عربی کا معلّم" حصہ اول بعونہ تعالیٰ ختم ہوا،

اب دوسرا حصہ سبق سولہ (۱۶) سے شروع ہوگا۔

☆......☆......☆

یادداشت

مِن منشورات مكتبة البشریٰ

الكتب العربية

المطبوع

هادي الأنام إلى أحاديث الأحكام

فتح المعطى شرح كتاب الموطأ للإمام محمد (المجلد الأول)

صلاة الرّجل على طريق السنّة والآثار

صلاة المرأة على طريق السنّة والآثار

الهداية شرح بداية المبتدي المجلد ١-٨

العقيدة الطحاوية (ملوّن)

سيطبع قريبا بعون الله تعالى

هداية النحو مع الخلاصة والأسئلة والتمارين

مختصر القدوري (ملوّن)

زاد الطالبين

كافية (ملوّن)

اصول الشّاشي (ملوّن)

نور الأنوار (ملوّن)

المقامات الحريرية (ملوّن)

السراجي (ملوّن)

القاموس البشرى (عربي-اردو) (ملوّن)

الأحاديث المنتخبة

مطبوعات مكتبة البشرى

اردو کتب

طبع شدہ

لسان القرآن جلد اول اور مفتاح	الحزب الأعظم مترجم (درمیانہ سائز)
لسان القرآن جلد دوم اور مفتاح	الحزب الأعظم مترجم (جیبی سائز)
تعلیم الاسلام مکمل (رنگین)	"الحجامة" (حجامة علاج بھی، سنت بھی)
تسہیل جمال القرآن (رنگین)	تیسیر المنطق (رنگین)

(انشاء اللہ جلد دستیاب ہو جائیگی)

زیر طبع

لسان القرآن جلد سوم اور مفتاح	تفسیر عثمانی (اردو) (رنگین)
بہشتی گوہر	عربی کا معلم (رنگین)
منتخب احادیث	صفوۃ المصادر (رنگین)
فضائل اعمال	علم الصرف کامل
تسہیل المبتدی	

Published

English Books

Tafsir-e-Uthmani Vol-1
Tafsir-e-Uthmani Vol-2
Lisaan-ul-Quran Vol-1 & Key
Lisaan-ul-Quran Vol-2 & Key
Al-Hizb-ul-Azam

To be published shortly Insha Allah

English :

Tafsir-e-Uthmani Vol-3
Lisaan-ul-Quran Vol-3 & Key

Other Languages :

Riyad Us Saliheen (Spanish)
Al-Hizb-ul-Azam (French)